اشارات سلوک
تعلیمات سلسلۂ قادریۃ چشتیۃ
ناشر
افضل العلماء ادیب فاضل
مولوی زبیر احمد شہودی شاہ فیضی باقوی

ناشر

افضل العلماء ادیب فاضل مولوی زبیر احمد شہودی شاہ فیضی باقوی

استاذ جامعہ فیض الحسنات، فروچیری

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شمس العارفین سرکار فیضی شاہ نوریؒ اکثر فرماتے تھے کہ یہ تعلیمات جو مغز قرآن وحدیث ہے خواجۂ اجمیر سرکار کے گھر کا ہے۔ اس میں کچھ ادل بدل کرنے کو ہمیں حق نہیں۔ یہ ایسا ہے گویا کہ سمندر کو کوزے میں بھرا دئے۔

اس تعلیمات کو فلسفۂ یونانی سے کچھ تعلق نہیں۔ یہ اہل السنّت والجماعت کے صوفیوں مفسروں اور محدثوں کے عقیدے کی خلاصہ ہے۔ اس کے ہر نقطہ قرآن اور احادیث صحیحہ سے مؤید ہے۔ اگر کوئی بات کسی کو خلافِ شریعت نظر آئے تو وہ اس کی نظر اور عقل کی کمی ہے۔ اہل ذکر سے حل کر لینی چاہیئے۔ **فَاسْأَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ**

یہ تعلیمات جو عرصۂ دراز سے زبانی یا قلمی نسخے سے نقل ہو رہے تھے پیر غوثی شاہ قبلہ نے طباعت کئے۔ اب پھر ہمیں اللہ وہ مواقعہ دیا ہے۔ اللہ اس کام کو قبول کرے۔ اور اس کا نفع دونوں عالم میں عام کرے۔ آمین

العبد زبیر احمد شہودی شاہ فیضی باقوی

فہرست

عنوان	نمبر	عنوان	نمبر
اصول دین	3	ارشادات	69
موانعات ایمان	10	تفہیمات (سوال جواب)	71
بدعت	16	طریقۂ تعلیم	78
تعبد و تعظیم	17	ہدایت برائے سالکین	79
نذر و منت	19	اصطلاحات صوفیہ	81
گستاخی و بے ادبی	20	اضافات	93
سماع	21	سلام بیت	95
دقائق	22		
معارف	27		
حضرات خمسہ	37		
نکات حقائق	40		
ماہیات	44		
کلمۂ طیبہ	50		
حقیقت محمدیؐ	62		

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصول دین

۱۔ اسلام

۲۔ ایمان

۳۔ احسان

۴۔ تقوی

۵۔ توحید

اسلام

اسلام کے معنی

مانتا اور اطاعت کرنا

اس کے پانچ ارکان ہیں

۱۔ کلمۃ کہہ

۲۔ نماز ادا کر

۳۔ روزہ رکھ

۴۔ زکوۃ دے

۵۔ حج کو جا

(کہہ کر رکھ دے جا)

ایمان

ایمان کے معنی

یقین کرنا اللہ اور رسول کی ذات پر اور بات پر اور گرویدہ ہونا۔

ایمان کے دو رکن اور سات صفات ہیں

دو رکن : اِقْـرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

۱) اقرار کرنا زبان سے۔

۲) دل سے سچ جاننا۔

سات صفات :

۱) اللہ پر ایمان لانا

۲) فرشتوں پر ایمان لانا

۳) کتابوں پر ایمان لانا

۴) رسولوں پر ایمان لانا

۵) قیامت پر ایمان لانا

۶) مر کے جی اٹھنے پر ایمان لانا

۷) خیر و شر کا مالک اللہ ہے جاننے پر ایمان لانا۔

(خیر سے اللہ راضی اور شر سے ناراض)

احسان

احسان کے معنی : دیکھنا اور دیکھے جانا

احسان کے دو نصف ہیں

۱) ایسی عبادت کرنا گویا کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں۔

۲) اگر ایسی نہ کریں تو ایسی عبادت کرنا کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

اس کا تعلق حدیث احسان سے ہے

اَنْ تَعْبُدَاللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ

اصطلاح صوفیۃ میں پہلے نصف کو مشاہدہ (اللہ کو دیکھنا)

دوسرے نصف کو مراقبہ (اللہ کا دیکھنا) کہتے ہیں۔ (ان دونوں میں مشاہدہ اعلیٰ ہے)

نوٹ: شارحان حدیث اور علماء دین اس حدیث کو بنائے تصوف و درویشی کہتے ہیں۔

ضروری نوٹ : اسلام اور ایمان کا حصول بلاشرط بیعت علماء سے یا اساتذۂ دین سے ہوتا ہے۔

اور احسان کا حصول علماء باللہ عارفین کاملین اہل اللہ و لی مرشد کی بیعت اور ان کی تعلیم و تلقین سے جو مطابق کتاب و سنت ہو ہوتا ہے۔

اس کا تعلق خود شناشی اور حق شناشی سے ہے۔

اور اس طرح سے آئندہ حقیقی تقویٰ اور توحید کا حصول بھی عارفین کاملین سے ہی ہوگا۔

تقویٰ

تقویٰ کا معنی : ڈرنا اور پرہیز کرنا

کس سے ڈرنا اور پرہیز کرنا ؟

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کی نامرضیات سے پرہیز کرنا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے ڈرنا اور اس سے پرہیز کرنا۔

تقویٰ کے اقسام اصولاً چار ہیں۔

۱۔ شریعت کا تقویٰ — اس کا تعلق اعضاء و جوارح سے ہے۔

۲۔ طریقت کا تقویٰ — اس کا تعلق قلب سے ہے۔

۳۔ حقیقت کا تقویٰ — اس کا تعلق روح سے ہے۔

۴۔ معرفت کا تقویٰ — اس کا تعلق سِرّ سے ہے

تفصیل تقوی

شریعت کا تقوی

اوامر نواہی کی پابندی کرنا اور مشتبہات سے بچنا۔

طریقت کا تقوی

توجہ بغیر حق سے بچنا

یعنی غیر اللہ کو بذاتہ نافع وضار سمجھنے سے بچنا

ہر فعل میں مخلوق کی نسبت کو قائم رکھتے ہوئے حق کی قوت کو ملحوظ رکھنا۔

حقیقت کا تقویٰ

توجہ بصفات حق رکھنا۔

یعنی غیر اللہ کو صفات کمالیہ وذاتیہ سے متصف نہ سمجھنا۔

یعنی غیر اللہ کو متصف بصفات کمال سمجھنے سے بچنا۔

صفات عدمیۃ میں صفات وجودیہ کو ملحوظ رکھنا۔

معرفت کا تقوی

توجہ بوجود حق باعتبار نور وظہور رکھنا جس کو شہود کہتے ہیں۔

اور غیر اللہ کو موجود بالذات منور بالذات سمجھنے سے بچنا۔

مخلوق کے نمود میں حق کے وجود کو ملحوظ رکھنا۔

توحید

توحید کے معنی : ایک ٹھرانا

اس کے چار قسم ہیں

ا۔ توحید اسمی : اس کا تعلق معبودیت الہیۃ سے ہے۔یعنی اللہ ہی الہ و معبود ہے۔

۲۔ توحید فعلی : اس کا تعلق ربوبیت و استعانت الہیۃ سے ہے۔

یعنی اللہ ہی رب اور بالذات تربیت کرنے پالنے اور مدد دینے والا ہے۔

۳۔ توحید وصفی : اس کا تعلق وصفیت ورحمانیت الہیۃ سے ہے۔یعنی اللہ ہی صفات کاملۃ (حیات،علم،ارادۃ، قدرت،سماعت،بصارت،کلام) سے متصف ہے۔

۴۔ توحید ذاتی : اس کا تعلق ہویت ذات الہیۃ

یعنی اللہ ہی قیوم، اول، آخر، ظاہر، باطن۔

قَائِمٌ بِنَفْسِهٖ وَمُقَوِّمٌ لِغَيْـرِہ (اپنی ذات سے موجود اور اپنے غیر کو موجود کرنے والا)

ظَاهِرٌ بِنَفْسِهٖ وَمُظْهِرٌ لِغَيْـرِہ (اپنی ذات سے ظاہر اور دوسرے کو ظاہر کرنے والا) ہے۔

موانعاتِ ایمان (نعوذ باللہ منھا)

موانعاتِ ایمان : کفر، شرک، نفاق۔ارتداد

۱) کفر

۲) شرک

۳) نفاق

۴) ارتداد

کفر

کفر : انکار کرنا اور چھپانا

اس کی دو قسمیں ہیں

۱۔ کفر باطل ۲۔کفر حق یا کفر حقیقی

کفر باطل : اللہ کے معبود ماننے سے انکار کرنا یا غیر اللہ کی پرستش کرنا۔
یا غیر اللہ کو قابل پرستش ماننا وغیرہ۔

اس کفر کو ترک کرنے سے ایمان آتا ہے اور اسلام حاصل ہوتا ہے۔

وَمَنْ يَكْفُرْ بالطاغوت ويُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالعُرْوَةِ الوثُقیٰ

یعنی جس نے انکار کیا طاغوت (بت) کا اور ایمان لایا اللہ پر پس تحقیق اس نے
مضبوط رسی پکڑ لی۔

کفر حق : کفر حق کے دو معنی ہیں

۱) ایک معنی یہ ہے : حق یعنی سچائی کا انکار کرنا۔ یہ ناجائز ہے۔

۲) دوسرا معنی : خود کا انکار کرنا اور چھپا دینا اور حق تعالیٰ کو ظاہر کرنا۔

ایسا کفر کرنا جائز اور حق ہے۔ عارفین اس معنی میں اس کو کفر حقیقی کہتے ہیں۔

عین ایمان حقیقی کفر حق کفر باطل غیر ایمان نیں سونیں

خودی کفر است نفی خویش کن زود

کہ جز حق در حقیقت نیست موجود

شرک

شرک کا معنی : جوڑ لگانا اور حصّہ دار ٹھہرانا

اس کی چار قسمیں ہیں اصطلاحًا

۱. جلی ۲. خفی ۳. اخفیٰ ۴. خفی الاخفیٰ

۱) <u>شرک جلی</u> : شرک فی الاسماء، شرک فی الآثار

یعنی پرستش اور معبودیت الٰہیۃ میں غیر اللہ کو حصہ دار ٹھہرانا۔

یہ شرک مانع ایمان ہے۔

۲) <u>شرک خفی</u> : شرک فی الافعال، شرک فی الربوبیت

شرک فی الاستعانت بالذات

یعنی اللہ کی ربوبیت ذاتی اور استعانت ذاتی میں کسی غیر اللہ کو حصہ دار ٹھہرانا

مثلاً یہ سمجھنا کہ کوئی غیر اللہ یا مقبول حق ولی اللہ اپنی ذات سے آپ بلا قوت الہیۃ کے کسی کو کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ یا خود اپنے آپ مخلوق بلا قوت الہیۃ کے کوئی کام ذرہ برابر کرسکتی ہے۔

یہ شرک مانعِ درجات ہے۔

۳) <u>شرک اخفیٰ</u> : شرک فی الصفات

یعنی صفات و کمالات ذات الہیۃ میں کسی غیر اللہ کو حصہ دار ٹھہرانا۔

(مثلّیت یا مماثلت یا مشابہت میں)

یہ شرک مانع قرب حق ہے۔

۴) <u>شرک خفی الاخفیٰ</u> : شرک فی الذات وفی الوجود

یعنی غیر اللہ کو وجود ذاتی ہے یا وہ قائم بالذات ہے (یعنی اپنی ذات سے آپ موجود ہے) سمجھنا

اور اسی طرح اس کو موجود سمجھ کر دیکھنا۔

اور بلا تحقیق و معرفت و بلا امتیاز خلق و حق غیر اللہ کو بغیر وجود حق مشہود سمجھنا

اور وجود و نور حق کا شہود، ظاہریت الہیۃ کا مشاہدۃ باعتبار بصیرت (یعنی دل کی بینائی) نہ کرنا شرک ذاتی ہے۔

یہ شرک مانع وصال و شہود ہے۔

نفاق

نفاق کا معنی : شک رکھنا۔ بظاہر ماننا، دل سے انکار کرنا

اس کی بھی چار قسمیں ہیں۔

۱) شریعت کا نفاق : مانع ایمان ہے۔

۲) طریقت کا نفاق : محرومی مدارج

باعث اضطراب و پریشانی

۳) حقیقت کا نفاق : خطرات و وساوس کو پیدا کرتا ہے۔

۴) معرفت کا نفاق : توہم۔ مانع شہود

ارتداد

ارتداد کا معنی : مان کر پلٹ جانا

مانی ہوئی چیز کا ماننے کے بعد انکار کرنا

اس کے چار قسمیں ہیں

۱) شریعت کا ارتداد : مانع ایمان ہے

۲) طریقت کا ارتداد : محرومی مدارج

۳) حقیقت کا ارتداد : لغزش ۔ خودنمائی

۴) معرفت کا ارتداد : محرومی قرب

سبب عدم یقین ۔ خودبینی

بدعت

بدعت : اختراع فی الدین ۔ یعنی دین میں بالکل نئی بات نکالنا ۔نیا کام کرنا
اس کی دوقسمیں ہیں

ا) بدعت حسنہ ۲) بدعت سیئہ

ا) بدعت حسنہ اس کو کہتے ہیں۔جس کی اصل کتاب وسنت میں ہو۔رواجًا اس کی ترتیب نئی ہو، اور اس کو کرنے سے گناہ لازم نہ آئے (جیسے ترتیبِ تراویح، ترتیبِ فاتحہ، ایصالِ ثواب وغیرہ)

۲) بدعت سیئہ وہ ہے جس کی اصل کتاب وسنت میں نہ ہواوراس کے کرنے سے گناہ لازم ہوتا ہو۔ (جیسے تعزیہ پرستی،قبر پرستی، شدّہ علم پرستی وغیرہ)

تعبد وتعظیم

تعبد پرستش کو کہتے ہیں۔اس کی دوقسمیں ہیں۔

ا) باعتبارعلم وعقیدہ۔ ۲) باعتبارِ عمل

ا۔ تسلیم باعتبارعلم وعقیدہ ۔ جیسے شرک وکفروغیرہ سے بچنا، توحید کو ماننا

۲۔ عملی ۔ جیسے اعضاء وجوراح سے نماز، روزہ، حج، زکوۃ، سجدہ، طواف بہ نیت عبادت کرنا۔

یہ اللہ ہی کا حق ہے۔

تعظیم :

دین میں علماء باللہ، عارفین، صالحین، صدیقین، متقین وغیرہ کی بزرگی وبڑائی دل سے ماننا۔عملاً انکساری سے ملنا اوران سے دعا کروانا، دست بوسی وقدم بوسی اپنی محبت سے کرنا، باعثِ حصولِ برکات اورآدابِ مقبولین ہے۔

تعظیم مزارات اولیاءاللہ

بعرضِ حصولِ برکات کبھی کبھی زیاراتِ مزاراتِ اولیاء اس اعتبار سے جیسے ان کی زندگی میں ادب ومحبت سے ملا کرتے تھے، زیارت کرنا، فاتحہ قل کا ایصال کرکے ان کی روح سے برکات کا استفادہ کرنا، ان کے توسل سے حق سے دعا کرلینا۔حصول فیضان خاصہ ہے(دیگرامورشرکیہ وبدعیۃ نہ کرکے)

یہ امر فیضان حدتواتر کو پہنچ چکا ہے۔

نذرومنت

نذرومنت اس چڑھاوے یا بدل کو کہتے ہیں۔جو بدل کے ساتھ ٹھہرایا جائے اور یہ اللہ کے لئے ہے۔

مثلاً یہ کہنا اے اللہ میرا فلاں کام نکل جائے تو میں آپ کے لئے فقراء کو کھانا کھلاؤنگا، اتنے کپڑے دونگا، اتنی نقدی دونگا، اتنے روزے رکھونگا وغیرہ وغیرہ۔

اس کا مصرف بجز مساکین وفقراء کے دوسروں کا حق نہیں اور ایسی نذرومنت غیراللہ اور مقبولین وغیرہ کے لئے جائز نہیں۔

اسی طرح قربانی واہلال (بہ نسبت تعظیم وتقرب) اللہ کے سوا کسی غیر کے لئے نامزد کرنا صرف نسبت تملیک وبرکت کے لئے منتسب کرنا منع ہے۔ذبیحہ یعنی خون گرانا، بہ نسبت تعظیم کسی بزرگ یا امیر کے لئے خواہ اللہ کے نام سے ذبح کریں ناجائز ومکروہ ہے۔ذبح وخون کرنا حق کے لئے ہو اوراس کا گوشت ایصال ثواب یا کسی مہمان کو کھلانے کے لئے جائز ہے۔

گستاخی و بے ادبی

گستاخی و بے ادبی بہ انبیاء و مرسلین کے ساتھ کفر و شرک کے مساوی ہے۔ ان کی سزاء مشرکین کی سزاء ہے، جیسے قرآن میں نبی کی آواز پر آواز بڑھانے والے اور آپ کو (نعوذ باللہ) کچے کان کے کہنے والے کو حبط اعمال کی سزا سنائی گئی ہے۔ جو مشرکین کی سزا ہے۔ گستاخی و بے ادبی اولیاء اللہ سے خواہ بحالت حیات یا بعد ممات محرومیِ ایمانِ حقیقی و مدارجِ عالیہ ہے اور سبب قساوتِ قلبی وخوفِ سوٗ خاتمہ اور خدائے تعالیٰ سے جنگ ہے۔ چنانچہ مَنْ عَادیٰ لِیْ وَلِیًا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ الحدیث

سماع

سماع بعض اہل طریقت کے پاس بہ اعتبار نظر حدیث جاریہ اس کے اہل کے لئے مباح ہے،

بشرطیکہ اس کے قواعد کے اعتبار سے وقت مناسب اکثر لوگ اہل طریقت اور شیخ السماع کوئی شیخ مجاز ہو اس کی موجودگی میں کیا جائے، جس کا منشاء حصولِ غلبۂ توحید وحب خدا و رسول ہے،

بہ خلاف اس کے کھیل یا تماشہ یا ریا اور اشعار مذاقیہ اور غیر مذاق اولیاء کے جو کہ خلاف قواعد مذکورہ ہو اہل طریقت کے پاس بھی ناجائز ہے۔

دقائق

دقائق، اس کے معنی باریکیاں ہیں۔ اصطلاحاً خلق اور حق کے اجتماع و امتیازات کو صحیح طور پر باعتبار شریعت تولنا، جانچنا، صحیح کرنا، گویا یہ میزان شریعت و طریقت ہے۔ ان کو مقامات عشرۃ کہتے ہیں۔

نکات دقائق

یہ دراصل **والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا** (اور جو لوگ ہمارے بارے میں جہد و کوشش کریں گے۔ البتہ دکھائیں گے ہم انھیں اپنے سیدھے راستے) کے رموز بصیرت ہیں۔

وصول الی اللہ کے پانچ راستے ہیں۔ چار منزل اور ایک مقام ہے۔

پہلا راستہ راہ شریعت

راہ شریعت عقائد و احکام کا اور مرتبۂ اسماء الٰہیہ کا بیان ہے۔

منزل : ناسوت

مقام : صالحین

راہ شریعت کا شرک : اثبات معبودین، تشریک، افراط

کفر : نفی وجود و صفات حق ۔ تعطیل، الحاد، تفریط

توحید : اثبات الٰہِ واحد ۔ توحید اوسط

دوسرا راستہ راہ طریقت

منزل : ملکوت (مثالِ فعل کا مقام)

مقام : شہادت

راہ طریقت کا شرک : توجہ بغیر حق یعنی اعتصام بغیر اللہ
تشریک، افراط

کفر : توحّدِ ذات و صفات (یعنی ایک ٹہرانا
ذات و صفات کو بلا امتیاز)
تعطیل تفریط الحاط

توحید : توجہ بحق ۔ اعتصام باللہ
توحید اوسط

امتیاز ذات و صفات

(ذات و صفات میں سات طرح کا فرق ہے)

ذات	صفات
ذات مقدم	صفات مؤخر
ذات قائم بخود	صفات قائم بہ ذات
ذات واحد	صفات کثیر
ذات کوانیت ہے	صفات کوانیت نہیں
ذات یکساں ظاہر	صفات کبھی ظاہر کبھی مخفی
ذات موجودِ وجودی	صفات موجود ذہنی (معھو د ذہنی)
ذات متبوع	صفات تابع

تیسرا راستہ   راہ حقیقت

منزل : جبروت (روح کا منزل، صفات کا مقام، مرتبہ روح)

مقام : ولایۃ خاصہ مقربین

راہ حقیقت کا شرک : اثباتِ موجودین باعتبار صفات تشریک، افراط

کفر : عینیتِ حقیقی غیریتِ اعتباری

کفر ۔ تعطیل ۔ الحاد ۔ تفریط

توحید : اثباتِ موجودِ واحد

عینیتِ حقیقی غیریتِ حقیقی واقعی اصطلاحی ۔ توحید اوسط

(اک بولنا الحاد ہے دو جاننا اشراک ہے

دونوں کو نیں ایمان ہے کچھ یوں سے جھک

کچھ ووں سے جھک)

چوتھا راستہ : راہ معرفت

منزل : لاہوت (ذات کی منزل یعنی ہستی کی منزل الوہیۃ کا ذاتی مقام)

مقام : ولایۃ خاصۂ صدیقین

راہ معرفت کا شرک : نفیٔ اثبات

تشریک، افراط

کفر : انفکاکِ وجود و ذات حق

کفر، تعطیل، الحاد، تفریط

توحید : اثبات کا اثبات

توحید اوسط

پانچواں راستہ : راہ توحید یا راہ وحدت

مقام : قرب ۔ مستی و بے خودی

راہ توحید کا شرک : انا

کفر : انت

توحید : ھو

(کیا جو قطع پنج رہاں چار منزلاں

آخر مقام حق کا اسے منتہا ہوا)

معارف

معارف پہچانت کو کہتے ہیں

یعنی حق اور خلق میں امتیاز کر کے جاننا

۱) وجود ایک ذات دو

۲) حرکت ایک نسبت دو

۳) انیّت ایک اقرار دو

تفصیل

۱) وجود ایک ذات دو

وجود : وجود اصطلاحِ صوفیہ میں مابہ الموجودیت اور ہست و ہستی کو کہتے ہیں۔

اور یہ ایک ہی ہے۔ اصطلاح صوفیہ میں اس کو حق کہتے ہیں۔

ذات : ذات کی تعریف : مرجع اسماء وصفات

ذات دو ہیں۔

ایک ذات قدم   دوسری ذات عدم

ذات قدم : حق کی ذات ہے جو قدیم اور حقیقی ہے۔

ذات قدم کی تعریف : قائم بخود متصف بصفاتِ کمال ومنزہ از صفاتِ نقص وزوال

ذات عدم : خلق اور بندہ کی ذات

اس کی تعریف : قائم بالغیر عاری از صفات کمال ومملوٴ بہ صفات نقص وزوال

عدم کی دو قسمیں

۱۔ عدمِ محض   ۲۔ عدمِ اضافی

۱) عدمِ محض : جس کو عدمِ حقیقی کہتے ہیں۔ جیسے شریکِ باری۔ یعنی حقیقتاً کوئی شریکِ باری نہیں۔

اس کی تعریف : مسلوب الثبوت اور مسلوب الوجود

یعنی جس کو نہ وجود ہو نہ ثبوت ۔ ایسا عدم لفظی ہے واقعۃً نہیں۔

۲) عدم اضافی : اس کی تعریف

ثابت الذات مسلوب الوجود یعنی جس کو ثبوت ہو وجود نہ ہو۔ اس کی تمثیل جیسے نقاش کے ذہن میں نقوش، کاتب کے علم میں حروف۔ اس کا تعلق معلوماتِ الٰہیۃ سے ہے۔ اور یہی ہے حقیقتِ خلق۔

اگر خلق کی حقیقت عدمِ محض ٹہرائی جائے تو انقلابِ حقیقت ہو جائے گا۔ یعنی حق کا خلق، خلق کا حق ہونا لازم آجائیگا اور یہ کفر ہے اور محال

طریقۂ خودشناسی وحق شناسی

اللہ		عبد	
ذات قدم اسماء وصفات ذاتیہ وجودیہ		ذات عدم اسماء وصفات سلبیۃ عدمیۃ	
اسماء	صفات	اسماء	صفات
حیؔ	حیات	میت	موت
علیم	علم	جاہل	جہل
مرید	ارادۃ	مضطر	اضطرار
قدیر	قدرت	عاجز	عجز
سمیع	سماعت	اصم	صمت
بصیر	بصارت	اعمٰی	عمت
کلیم	کلام	ابکم	بکمت

مشق-1

ربط اسماءِ الٰہیہ باسماءِ عبد

میں میت ہوں	اللہ حی ہے
میں جاہل ہوں	اللہ علیم ہے
میں مضطر ہوں	اللہ مرید ہے
میں عاجز ہوں	اللہ قدیر ہے
میں اصم ہوں	اللہ سمیع ہے
میں اعمٰی ہوں	اللہ بصیر ہے
میں ابکم ہوں	اللہ کلیم ہے
میں نہیں ہوں	اللہ موجود ہے۔

مشق-2

ربط صفات الٰہیہ بصفات عبد (وھو معکم اینما کنتم)

میری موت میں اللہ کا پرتوِ حیات ہے

میری جہل میں اللہ کا پرتو علم ہے

میری اضطراری میں اللہ کا پرتو ارادہ ہے

میری عجز میں اللہ کا پرتو قدرت ہے

میری صمت میں اللہ کا پرتو سماعت ہے

میری عمت میں اللہ کا پرتو بصارت ہے

میری بکمت میں اللہ کا پرتو کلام ہے

میری نیں پن میں اللہ کے ہے پن کا پرتو ہے

مشق-3

میں اللہ کے پرتوِ حیات سے زندہ ہوں

میں اللہ کے پرتو علم سے جانتا ہوں

میں اللہ کے پرتو ارادہ سے چاہتا ہوں

میں اللہ کے پرتو قدرت سے کام کرتا ہوں

میں اللہ کے پرتو سماعت سے سنتا ہوں

میں اللہ کے پرتو بصارت سے دیکھتا ہوں

میں اللہ کے پرتو کلام سے بولتا ہوں

میں اللہ کے پرتو وجود سے موجود ہوں

(2) حرکت ایک نسبت دو

فعل کی حقیقت حرکت

حرکت ایک ہی ہوتی ہے نسبت دو ہوتے ہیں

ایک طرف تنزیہ کے

ایک طرف تشبیہ کے

نسبتوں کا امتیاز رکھ کر حرکت ایک ٹھہرانا حقیقتِ توحید فعلی ہے

نسبتوں کو ساقط کرنا تعطیل ہے اور غیر واقعی ہے جو کہ خیال شیطانی ہے

(3) انیّت ایک اقرار دو

انیت کے دو اعتبار ہیں۔ایک مطلق دوسرا مقید

انیت مطلقہ میں کبریائی ہے

انیت مقیدہ میں گدائی ہے

انیت مطلقہ حق کی انا ہے انا المعبود اور انا اللہ کی شان

انیت مقیدہ عبد کی انا ہے یہاں انا العبد کا انکسار ہے

اور گدائی کا اظہار

انائے مقیدہ انائے مطلقہ کا پرتو ہے

انیت ایک (میں پن)
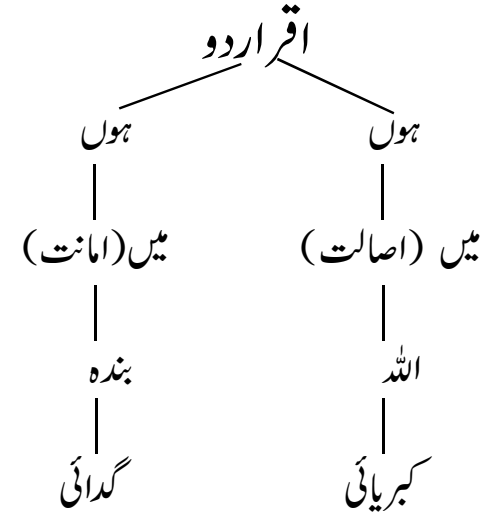
انا کی نسبت اپنی طرف کرنا مقام نفس ہے

انا کی نسبت حق کی طرف کرنا مقام امانت ہے

انا کا استرداد کرنا یعنی انا ہی حق ہے سمجھنا مقام ذات ہے

وَاِذَاسَأَلَکَ عِبَادِیُ عَنِّیُ فَاِنِّیُ قَرِیُبٌ

نَحُنُ اَقُرَبُ اِلَیُهِ مِنُ حَبُلِ الُوَرِیُدِ

حضراتِ خمسہ

1) وحدۃ الوجود (ہستی محض)

ہستی کا اعتبار ۔ ہے پن کا تعلق اسی سے ہے ۔ کائنات کا نور اسی کے پرتو سے ہے۔

(جس کی تفصیل گزری نکات حقائق ودقائق میں)

2) عینیت وغیریت

عینیت باعتبار وجود ظھورًا

غیریت باعتبار ذات واقعۃً

عینیت ایک پن کو کہتے ہیں جو وجود کا اعتبار ہے۔غیریت دو پن کو کہتے ہیں۔ جو معلوم حق اور خلق کا اعتبار ہے۔جس کا تعلق تعینات سے ہے۔

عینیت حقیقی اصطلاحی	غیریت حقیقی اصطلاحی
وجود ایک	ذات دو

یہی مسلک محققین عارفین صدیقین کا ہے اور سلوکِ انبیائی ہے۔

3) جبر واختیار

جبر محض تعطیل ہے اور الحاد اختیار محض تشریک ہے

خود کو مجبور اور مختار سمجھنا۔ یعنی باعتبار خلق مجبور اور باعتبار کسب مختار جاننا تقلیدی توحیدِ فعلی ہے۔

اور باعتبار حرکت مجبور اور باعتبار نسبت مختار جاننا اور اس کا راز سمجھنا توحید فعلی حقیقی ہے اور کشفی۔

4) اندراج الشیئ فی الشیئ

باعتبار احاطت وجود

اس کو الشیئ فی الشیئ بھی کہتے ہیں۔ یعنی ایک چیز دوسری چیز میں لپٹی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شی مثلاً تخم میں پورا درخت اور اس کے ظہورات مندرج رہتے ہیں۔

اسی طرح ہر شیئ وجود حق کے نور میں پوشیدہ ہے۔

5) تجدد امثال

یعنی مانندوں اور مثلیتوں کا نیا نیا ہونا

حقیقت کو تبدل نہیں ۔ تجلی کو تکرار نہیں

یعنی حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ۔ اور جو ظہور کسی حقیقت سے ہوتا ہے وہ باوجود حقیقت کے غیر متبدل ہونے کے ہر آن نیا ہوتا ہے۔

جیسے ندی یا سمندر کا پانی ۔ جو ہر آن بہتا ہے۔ دیکھنے میں منجمد معلوم ہوتا ہے۔ حقیقت میں بہا جا رہا ہے۔ بہنے میں ہر آن بہہ کر گزرے ہوئے پانی کی طرح دوسرا پانی اس کے مماثل بہتا جاتا ہے۔ باوجود اس کے سمندر یا ندی ویسی کی ویسی معلوم ہوتی ہے۔ اس کی ہیئت میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا ہے۔

اور جیسے چراغ کا شعلہ، ہر آن تیل کی بوند شعلہ بن کر گزرتی جاتی ہے۔ اور ہر آن نیا نیا شعلہ اس کے مماثل آتا جاتا ہے۔ باوجود اس کے شعلہ کی ہیئت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

اسی طرح بلب میں اجالا، لائٹ کا شعلہ ہر آن ایک دوسرے کے مماثل گزرتا رہتا ہے۔ جس کے وجہ سے میٹر اس کے ہر آن گزرنے کو بتلاتا ہے۔ باوجود اس کے شعلہ کی ہیئت یعنی اس کی حقیقت میں کوئی فرق نہیں آتا اور شعلہ یا پانی وغیرہ جو آچکا ہے پھر نہیں آتا۔ اس کو تجلی کہتے ہیں جس کو تکرار نہیں۔

اور اس کی حقیقت کو جو شعلہ کی ہیئت ہے تبدیلی نہیں اسی طرح ہمارا اور ساری کائنات کا حال ہے۔
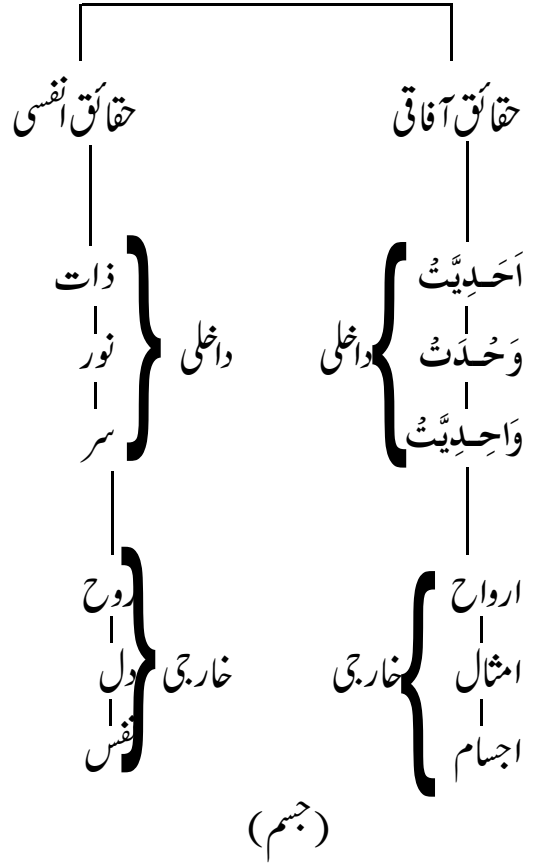
نکات حقائق

حقائق حقیقت کی جمع (یعنی اصلیت واقعت)
حقائق کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ حقائق آفاقی ۲۔ حقائق انفسی

ہر ایک کے چھ مراتب ہیں۔

حقائق آفاقی

احدیت وحدت واحدیت (مراتبِ داخلی)

ارواح امثال اجسام (مراتبِ خارجی)

احدیت : ایک ذات ہستِ محض بلا اعتباراتِ صفات

(حقیقتِ ذات ومقام)

وحدت : ایک ذات قابل محض بہ تعین انا

معہ اعتبارات اربع (۱)وجود (۲)علم (۳)نور (۴)شہود

معہ اجمالِ صفات علم مجمل (حقیقت محمدی مرتبۂ، سیدالانبیاء) برزخ کبری

واحدیت : ایک ذات قابل محض معہ اعتبارات وتفصیل صفات (علمِ مفصل)

(حقیقت آدم - مرتبۂ آدم علیہ السلام وانسان)

نوٹ : مرتبۂ واحدیت کو بعض لوگ مرتبۂ الوہیت والہیۃ کہتے ہیں۔ ان حقائق کو مراتبِ ستہ - تنزلات ستہّ کہتے ہیں۔اور تنزّلات وجود بھی اسی میں داخل ہے۔

مقام لاتعین	تعین اول	تعین ثانی
ہستی	انا	نام
ذات	علم مجمل	علم مفصل

تفصیل مراتبِ خارجیۃ (مرتبۂ خلق حقائق آفاق)

ارواح مرتبۂ ظلِّ احدیت
امثال مرتبۂ ظلِّ وحدت
اجسام مرتبۂ ظلِّ واحدیت
} انسان مرتبۂ جامع

حقائق انفسی

ان کے چھ مرتبے تین داخلی تین خارجی

داخلی : ذات نور سر (اعیان ثابتہ)

خارجی : روح دل جسم

انسان مرتبۂ جامع

(دل : پرتو روح جسم مثالی)

انا باعتبار وجود تعین سے متعلق ہوا تو جسم نام پایا

انا باعتبار علم تعین سے متعلق ہوا تو قلب نام پایا

انا باعتبار نور تعین سے متعلق ہوا تو روح نام پایا

انا باعتبار شہود تعین سے متعلق ہوا تو نفس نام پایا

ماہیات

نفس وحس	آثار اللہ	(خلق اللہ اسماء اللہ)
قلب وروح	افعال اللہ	(امر اللہ)
نور وسر	صفات اللہ	(سرِّ معلوم اللہ)
ہست وہستی	ذات اللہ	
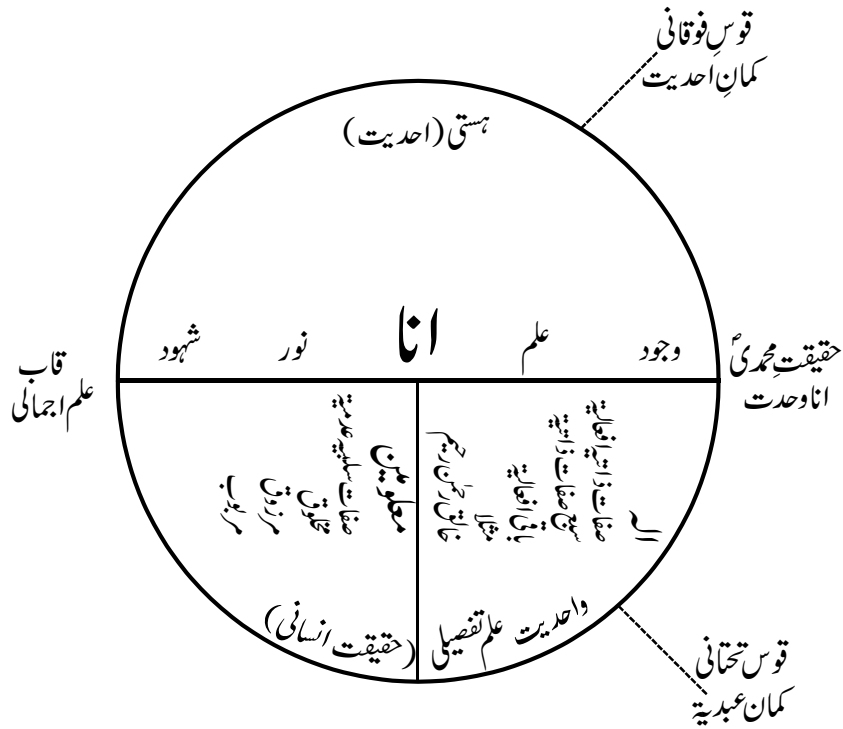
اہل نفس بولتے ہیں	نفس بولتا ہے
اہل دل جانتے ہیں	دل جانتا ہے
اہل روح دیکھتے ہیں	روح دیکھتی ہے
اہل عشق چاہتے ہیں	عشق چاہتا ہے
اہل نور پہچانتے ہیں	نور پہچانتا ہے

ظہورِ ہستی وکمالاتِ ہستی

سرِّ اعتبارِ ہستی

ان اللہ غَنِیٌّ عن العالمین

دائرۃ الوجود

علم بالذات کے تجلیاتِ علمیۃ ذاتیۃ جو مرتبۂ علم میں ثابت ہوں۔
معلومات الٰہیہ کہتے ہیں اور ان کو حقائق خلق کہتے ہیں۔

یہ ذات حق کے غیر ہیں واقعتاً ذاتاً

(یعنی حق تعالیٰ نے اپنے علم میں ان کو غیر جانا)

علم حق میں مندرج ہیں۔ اصطلاح تصوف میں اس کو واحدیت الٰہیہ کہتے ہیں۔

جو الٰہ کی صفت ہے۔

بے عینیت عقائد شرک خفی ہے لیکن

بے غیریت حقائق کفر صریح دیادہ

عقائد میں فقط غیریت کا قائل ہونا شرک خفی ہے

حقائق میں غیریت کا نہ ماننا الحاد ہے۔

الحاد لغۃً کجروی گمراہی

اصطلاحاً نفیٔ مرتبۂ خلق کو کہتے ہیں۔

واحدیت (مرتبۂ داخلی الوہیہ والٰہیۃ مقامِ علمِ مفصل)

الوہیہ باعتبار ظہور ۔ خداپن خدائی پن

یہ مرتبہ متقاضی ہے فنائے عالم کا عین بقا میں

اور متقاضی ہے بقائے عالم کا عین فنا میں

هوالاول والآخر والظاہر والباطن

مخلوقات (پرتو الوہیۃ الٰہیہ)
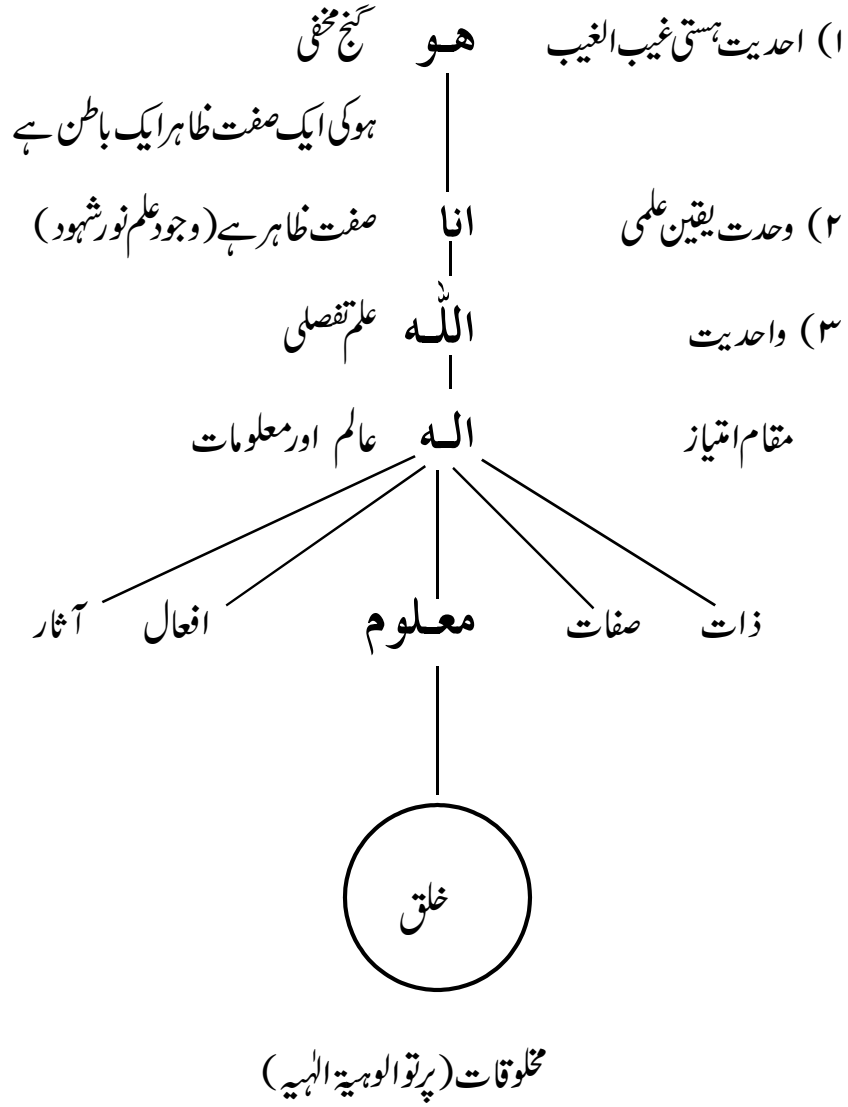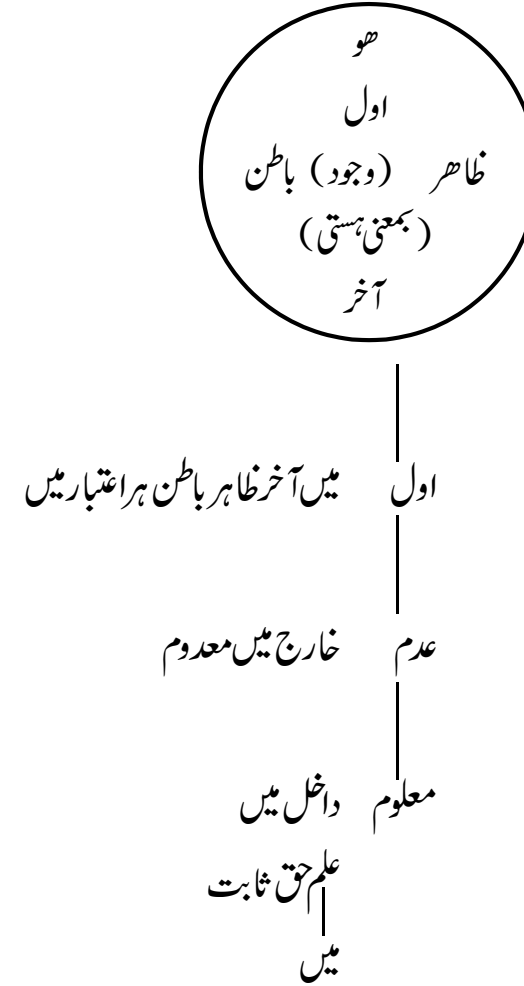
کلمۂ طیبہ (بات پاکیزہ)

لا	الہ	الا	اللہ
نہیں کوئی	الہ معبود	مگر	اللہ کے
(یعنی شئ مخلوق)	(واقعۃً)	(سوائے)	(یعنی قائم بخود کے)

محمد	رسول	اللہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	بھیجے ہوئے ہیں	اللہ کے
		(یعنی قائم بخود کے)

اس کے تین درجے ہیں

۱) تسلیم وتصدیق

۲) نظر ومشاہدہ

۳) علم وادراک

اس کے جزء دو ہیں

پہلا الوہیۃ

دوسرا رسالت

الوہیۃ یعنی لا الہ الا اللہ اس کے بارہ حروف ہیں

رسالت یعنی محمد رسول اللہ اس کے بھی بارہ حروف ہیں۔

بے نقط ہیں۔ یعنی حروفِ نوری

مطلب یہ کہ یہ سب نور کا بیان ہے۔

ان دونوں جزء کی تسلیم	:	اسلام
تصدیق	:	ایمان
تحقیق	:	احسان

ترکیبی معنیٰ بہ الفاظ

لا	لفظ وحرفِ نفی
الہ	اسمِ وصفی نکرہ
الا	لفظ وحرف استثناء
اللہ	اسمِ ذات مستثنیٰ

معنی باعتبارِ عبارت

لا　　نہیں کوئی　　یعنی شیِٔ مخلوق

الہ　　معبود، قابل پرستش، محتاج الیہ

(یعنی خود بے حاجت اور سب کا حاجت روا)

الا اللہ　　مگر اللہ یا سوائے اللہ کے جو سب کا پیدا کرنے والا

اور اپنی ذات سے آپ قائم، موجود حقیقی صاحبِ الوہیہ ہے۔

الوہیۃ کا معنی　:　خداپن، خدائی پن

الوہیۃ کی تعریف　:　یہ وہ مرتبہ ہے جو تقاضا کرتا ہے

فنائے عالم کو عین بقائے عالم میں اور بقائے عالم کو

عین فنائے عالم میں

الوہیۃ کے چار اعتبار ہیں: ذات، صفات، افعال، آثار

کوئی الہ یعنی خلق (غیر اللہ)

کوئی الہ یعنی الہِ مزعومہ جو کہ واقعۃً الہ نہیں۔ اس کا مصداق کیا ہے؟ خلق ہے

خلق　　اس کی تین قسمیں تفصیلی ہیں

(اجمالا دو (۱) عالم خلق (۲) عالم امر)

تفصیلا

۱) عالم خلق وشہادۃ

مادی عالم جو کہ جواہر واعراض کا مجتمعہ

صورت شکل رنگ وزن مادہ مدت کون وفساد رکھتا ہے

اس میں چار انواع ہیں۔ انسان۔ حیوان۔ نباتات۔ جمادات

۲)　عالم برزخ : اس کو عالم مثال کہتے ہیں۔

اس میں صورت وشکل ہے رنگ ہے۔

لیکن وزن مادۃ ومدت نہیں خرق والتیام نہیں

جیسے خواب کا عالم

۳)　عالم غیب وامر : (لطیف والطف)

جس کا ثبوت ہے اور مشاہدہ میں نہ آتا ہے۔

رنگ نہ وزن　　صورت نہ شکل

بے صورت بے رنگ (یعنی عالم نور)

اس میں روح، عشق، خیال داخل ہیں

عالم امر میں ان دونوں قسمیں داخل ہیں

فی قولہ تعالیٰ   الا لہ الخلق والامر

عالم خلق اور امر یعنی مادی اور غیر مادی وغیرہ بھی اسی کی مخلوق اور ملک ہے۔

مصداق لا مفروضہ الہ یعنی اشیاء میں

لا ۔ نہیں ہے۔

الہ ۔ کوئی معبود (یعنی کوئی الہ، جس کا مصداق شیئے مخلوق ہے۔

جس میں کائنات کا ذرہ ذرہ داخل ہے جو کہ تحت لا ہے)

الہ ۔ معبود واقعۃ یعنی صاحب الوہیۃ جس کے چار اعتبار ہیں

(۱) خالق (۲) رب (۳) رحمان (یعنی متصف بصفات کمال)

(۴) قیوم (قائم وموجود بالذات)

الا اللہ   سوائے اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ قائم بخود کے)

یعنی اللہ ہی الہ معبود وصاحب الوہیت ہے۔

لا الہ الا اللہ   الہ کا معنی پرستیدہ شدہ یا قابل پرستش۔

چونکہ اس پرستش کے اعتبار کو کافروں نے غیر اللہ یعنی خلق اللہ اور بتوں وغیرہ
کے لئے ٹھہرایا تھا۔لہٰذا اسی نفیِ تسلیم ومعبودیۃ وتعبدِ غیر اللہ کے لئے لا آیا ہے۔

دعوت نفیٔ تعبد غیر اللہ وشرک واتخاذ رب یہ مسئلہ تمام انبیاء کا متفقہ ہے۔

قُلۡ يَا اَهۡلَ الۡكِتَابِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ
بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اَ لَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡئًا
وَلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

(پ(۳) آل عمران ع(۶))

کہہ دیجئے ای محمد ﷺ ''اے اہل کتاب آؤ۔ ایک ایسی بات کی طرف جو مسلم
ہو ہم اور تم میں وہ یہ کہ نہ ہم سوائے اللہ کے کسی کی عبادت کریں، اور نہ کسی کو اس کا
شریک ٹھرائیں، اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا رب۔یعنی پروردگار بنائے۔

تعبد الہ بہ اعتبار صفات کاملہ

اَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اٰلِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ (ب(۲۵) الزخرف ع(۴))

کیا ٹھہرائے ہم نے سوائے رحمان کے کوئی معبود جو پرستش کئے جائیں۔

تعبد بہ اعتبار ذات وانیت وانا

وَاِنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ (ب(۳۳) یٰس ع(۴))

میری ہی عبادت کرو۔یہ سیدھا راستہ ہے۔

اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ (پ الانبیاء ع(۲))

یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر میں۔پس میری ہی عبادت کرو۔

الوہیۃ کے چار اعتبار ہیں   ذات صفات افعال آثار

ذات : یعنی وجودِ محض ۔ مرجع اسماء وصفات

صفات: کمالاتِ ذات (سبع صفات)

افعال : قوۃ ۔ مختلف طاقتیں (ظہورصفات)

آثار : نمود فعل مثلاً خلق بعد التخلیق (نتیجۂ افعال)

سرّ تخلیق خلق میں صفاتِ الوہیت پائے جا رہے ہیں۔

مخلوق : معلوم اللہ قبلِ تخلیق
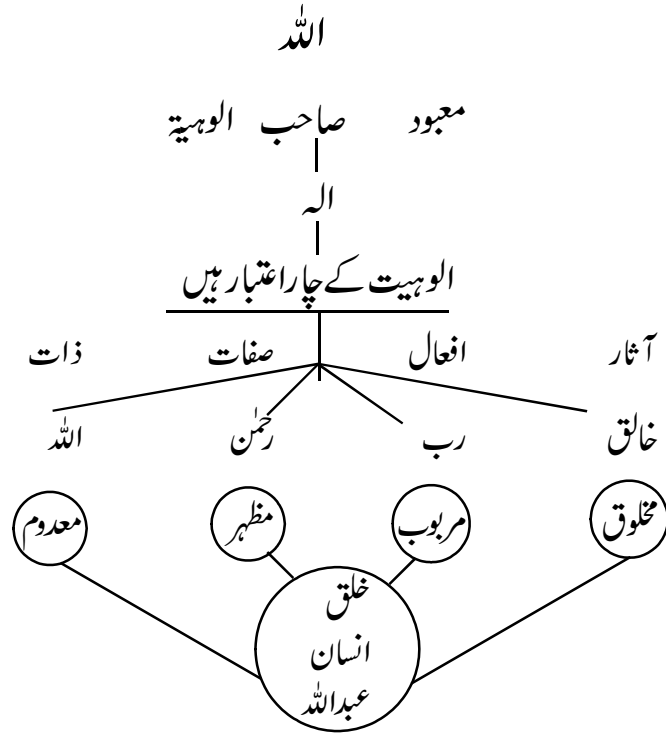
معدوم باعتبارِ خارج

یعنی اپنے ذات سے معدوم حق کے پرتو وجود سے موجود

سرظہور   مظہر الوہیت دو جہاں ہے۔

کہ ظلال ذات حق سب میں پورا ہے۔

کسی میں کم نہیں   بلکہ سرتاپا وہی ہے ہم نہیں۔

بعدِ تخلیق

قائم بحق   خلق میں صفات الوہیت پائے جا رہے ہیں   سرِّ تخلیق

(تقاضاءِ لا الہ الا اللہ ۔ خلق سے ہٹنا حق سے مٹنا)

بیعت ظاہری ۔ اسلام

بیعت تحقیقی ۔ احسان

خلق اپنے معبود کی محتاج ہے، عاجز ہے، ناقص ہے، معدوم ہے لہٰذا وہ قابل پرستش نہیں۔

الٰہ معبود ہو تو	ہم عبد
الٰہ مقصود ہو تو	ہم مربوب محتاج
الٰہ موجود ہو تو	ہم مظہرِ صفات
الٰہ مشہود ہو تو	ہم معدوم، مضمحل، کالعدم

شرح لا الٰہ الا اللہ

حق	خلق
ذات : قائم بنفسہ قائم بخود	ذات : قائم بالغیر
صفات : کامل	صفات : ناقص
افعال : ذاتی قوۃ والا - مختار	افعال : مجبور
آثار : سارے جہاں کا مالک مالک الملک	آثار : محتاج

لا الہ الا اللہ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے

اس کی ایک ہی وجہ نہیں ہے کوئی حاجت روا سوائے اللہ کے

اللہ کے سوا کوئی حاجت روا محتاج الیہ کیوں نہیں؟

اس واسطے کہ حاجت روا کو چار اعتبار لازم ہیں

۱) وہ اپنے ذات میں قائم بخود رہنا۔

ایسے ذات اللہ کے سوا کسی کو نہیں

دلیل : اَللّٰہُ لَااِلٰـہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْم

قیوم کا معنی قائم بنفسہ ومقوم لغیرہ

۲) حاجت روا اپنے صفات میں کامل رہنا

ایسی صفات اللہ کے سوا کسی کو نہیں

دلیل : سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُصِفُوْنَ

لَـہٗ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی

۳) حاجت روا اپنے افعال میں مختار اور ذاتی قوۃ رکھنے والا رہنا

ایسے افعال اللہ کے سوا کسی کو نہیں

دلیل : لَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہ

اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا

۴) حاجت روا اپنے آثار میں سارے جہاں کا مالک رہنا

ایسے آثار اللہ کے سوا کسی کو نہیں

دلیل : لَـہٗ مُلک السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَابَیْنَھُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰیٰ

لا کس کو نفی کرتا ہے؟

ذات شئ سے وصف الوہیت کو ذاتا نفی کرتا ہے۔

لا الہ الا اللہ کی تقاضاء کیا ہے؟

خلق سے ہٹنا حق سے مٹنا

رب : لغتاً پالنے والا اور اصطلاحاً شئ ناقص کو علی الترتیب کامل کرنے والا

حقیقت محمدیؐ (داخلی و خارجی)
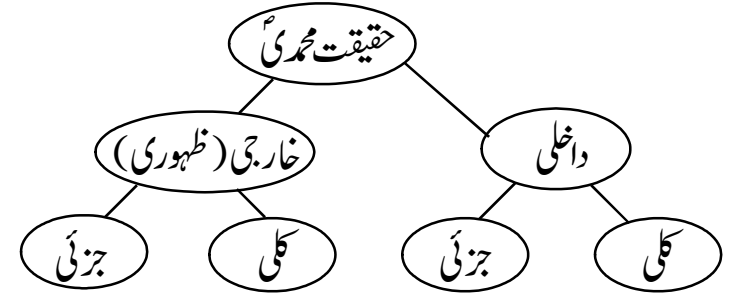
حقیقتِ محمدیؐ داخلی کے دو اعتبار ہیں

۱) ایک اعتبار جزئی ذاتی

۲) ایک اعتبار کلی

جزئی ذاتی سے آپکا تشخص معلومیت

کلی تشخص میں تمام معلوماتِ عالم مضمر ہیں۔

اسی طرح حقیقت محمدیؐ خارجی کے دو اعتبارات ہیں

۱) ایک کلی جس کا تعلق نور اول سے ہے۔ اس اعتبار سے از ازل تا ابد تمام مخلوقات آپ کے نور کلی سے وجود و نمود پاتے جاتے ہیں (حسب ترتیب)

۲) اور حقیقت محمدؐ یہ جزئیہ ظہوریہ سے آپ کی ذات کا تشخص ہے۔ جو بواسطہ نسل آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عبداللہ سے شکمِ حضرت آمنہ سے ظہور پایا۔ آپ نے مکہ میں تولد فرمایا اور مدینہ میں اقامت فرمائی۔ یہ جزئی اعتبار اس کل کا عین حقیقی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر ابن عبداللہ ہیں اور بباطن حضرت آدم علیہ السلام اور تمام کائنات آپ کی اولادِ معنوی ہے۔

جیسے تخم سے درخت کی ابتداء اور نشو نما ہوتی ہے۔ بعد میں وہی تخم ثمرہ کی صورت سے آخر میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درخت کا ثمرہ تخم ہے۔ حالانکہ حقیقت میں تخم کا ثمر درخت ہے۔

چشم غیر محقق میں اس کے برعکس نظر آتا ہے۔ اور محقق حقیقت میں ہے

کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد

حقیقت محمدی ظہوری باعتبار نکات قرآنی

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ مَااَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْن

ترجمہ : نٓ قسم ہے قلم کی اوراس کی جوتم لکھتے ہو۔نہیں ہوئے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت کی وجہ دیوانے

ن سے سیاہی مراد ہے

ن سے نورذات بھی مراد ہے

اہل اللہ کے پاس ن سے نور محض وجود حق مراد ہے

قلم سے حقیقت محمدیؐ ظہوری

وما یسطرون سے مرادخلقت (حروف کی طرح)

انا من نور الله والخلق کلهم من نوری

انا من نور الله والخلق کلهم منی

اول ما خلق الله روح نبیک یاجابر

اول ما خلق الله نوری

اَللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیْئٍ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ

حقیقت محمد ﷺ کے چھ مراتب

عقلِ کل (روح کل)	عقلِ جزئی
نفسِ کل (قلب کل)	نفسِ جزئی
طبیعتِ کل	طبیعتِ جزئی
جوہرِ ہبا (مادۃ المواد)	مادۃِ جزئی
شکلِ کل	شکلِ جزئی
جسمِ کل	جسمِ جزئی

حدِّ عالمِ مادی عرش اعظم سے تحت الثری تک

الوہیۃ کے اعتبارات

ذات۔صفات۔افعال۔آثار
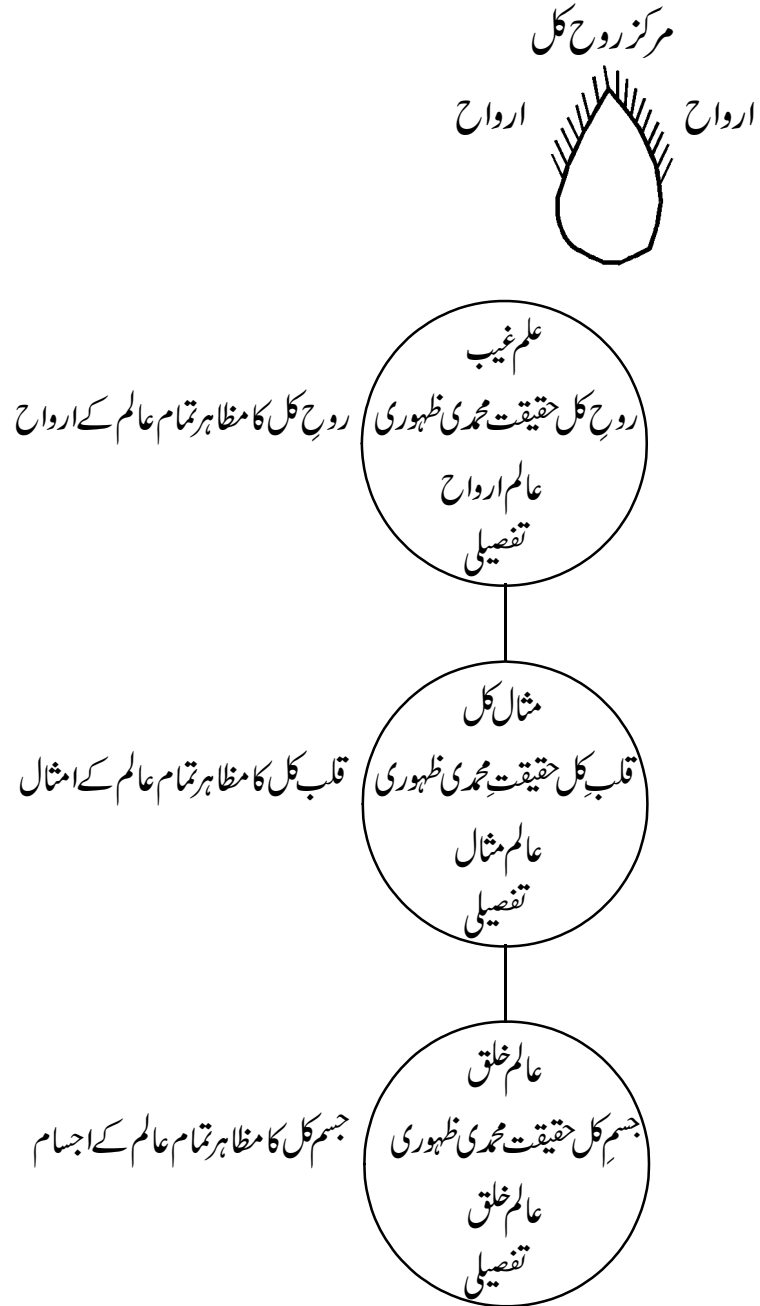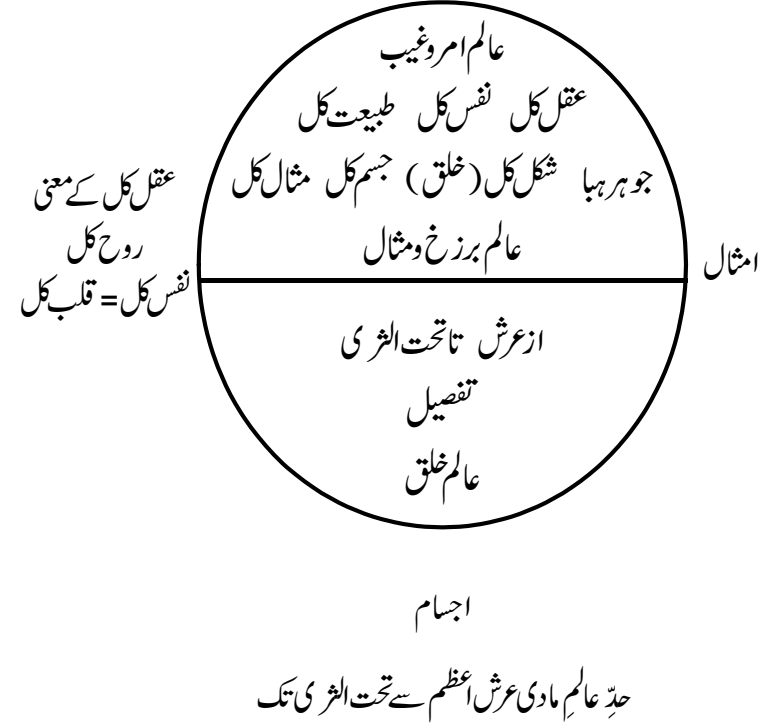
ارشادات

سرّ ثبوت و ظہور کے خصوصی اہم دقائق

ثبوتِ خلق : عبد کا ثبوت علمِ حق میں امر واقعی ہے اور غیرِ ذاتِ حق۔مرتبۂ علم میں حق کا جانا ہوا یہ غیریت اٹھ نہیں سکتی، اس کو غیریتِ ذاتی اور غیریتِ واقعی کہتے ہیں۔اس مرتبہ کے لحاظ سے خلق اور عبد کی نیستی ذاتی ہے۔کسی طرح سے وجود اور ہستی کی بو نہیں سونگھی۔اس مقام کے لحاظ سے شیخِ اکبرؒ فرماتے ہیں ''**الاعیان ماشمت رائحة الوجود**''۔یعنی اعیان ثابتہ نے مقام علم میں وجود کی بو نہیں سونگھی۔اسی طرح مرتبۂ ظہوری کو اعیان خارجیۃ کہتے ہیں۔یعنی اس اعیان ثابتہ کے ظہور کو اعیان خارجیۃ کہتے ہیں۔جو کہ پرتو نورِ حق سے موجود اضافی ہوئے ہیں۔ان کو وجود مستعار ملا ہے۔جس سے ان کی نمود ہوئی اور ان کے لئے وجود مستعار کی تجلی دائمی اور ابدی ہے۔اسی اعتبار سے سزا و جزا و غیرہ بھی ثابت اور باعتبار ظہور معیت و عینیت الٰہیہ بھی ثابت ہے۔

ارشادِ شہود

شہود : اس کو مشاہدۂ نظری یا مراقبۂ نظری کہتے ہیں۔

بمونست بہ ایں صورت نموار گشتہ

باوجودیکہ او اوست این اینست

آنکہ ظاہر بصورت ہمہ اوست

نہ بذات وحقیقت ہمہ اوست

وجود حق سے ظہور میں آنے کا ثبوت

اُس کی الوہیت کی چیزیں ہم میں موجود ہیں (پرتو)

اگر یہ ہم اپنی سمجھیں تو غصب وکفر ہے

اگر یہ ہم اپنی اور خدا کی سمجھیں تو شرک اور خیانت

اگر حق کی ہیں اور ہم میں امانتاً ہیں سمجھیں تو توحید

اگر یہ حق کی ہیں ذاتی اور اصلی تو توحیدِ حقیقی

باعتبار استردادِ امانت

تفہیمات

سوال : دین کیا ہے؟

جواب : اسلام۔

س : کیسے آتا ہے؟

ج : کلمۂ طیبہ سے۔

س : تم کون ہو؟

ج : مسلم

س : تمھارا کام کیا ہے؟

ج : عقائدِ صحیحہ کی تسلیم وتصدیق کرنا اور اللہ ورسول کی باتوں پر یقین کرنا اور اس کے احکام پر چلنا۔ اس کی جزا دنیا میں عزت آخرت میں نجات اور درجات شفاعت دیدارِ الٰہی۔

س : کلمۂ طیبہ کیا ہے؟

ج : علم حق ہے۔

س : کلمۂ طیبہ میں کتنے الفاظ اور حروف ہیں؟

ج : اس میں ۷ الفاظ اور ۲۴ حروف ہیں۔

س : یہ حروف کیا کہلاتے ہیں؟

ج : حروف نور کہلاتے ہیں۔

س : اس کے کتنے اجزاء ہیں؟

ج : دو پہلا جزء الوہیۃ لا الہ الا اللہ

دوسرا جزء رسالت محمد رسول اللہ

س : کلمۃ طیبہ کے کیا معنی ہیں؟

ج : نہیں ہے کوئی شیئے مخلوق معبود (لائق پرستش) سوائے اللہ کے

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

س : ''کوئی'' کلمہ طیبہ کے کس لفظ کا معنی ہے؟

ج : لا الہ الا اللہ کی ترکیب سے کوئی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

س : کوئی سے کیا مراد ہے؟

ج : خلق۔

س : کوئی کا مصداق خلق میں کیوں ٹھہرایا جا رہا ہے؟

ج : اس لئے کہ اللہ کے سوا جو کوئی ہے وہ خلق ہے۔

س : اللہ اور الہ میں کیا فرق ہے؟

ج : اللہ اسم ذات ہے۔ اور الہ اسم وصفی۔

س : اگر کوئی شخص اللہ کو اللہ یعنی قائم بخود اور خالق مانے

لیکن الہ نہ مانے تو کیا وہ مسلم ہے؟

ج : قطعاً کافر ہے۔

س : کس لئے ؟

ج : اس لئے کہ کفار اور مشرک بھی اللہ کو اللہ یعنی خالق خلق اور قائم بخود مانتے تھے

اب بھی مانتے ہیں۔ لیکن الہ نہیں مانتے اور کلمہ میں دعوت اللہ ہی الہ ماننے کو ہے۔ لہٰذا

دعوت کا انکار اصل کلمۃ کا انکار ہے۔ جو کفر ہے۔

س : الہ کی لفظی اور تعریفی معنی کیا ہیں؟

ج : لفظی معنی معبود تعریفی معنی محتاج الیہ

س : محتاج الیہ کس کو کہتے ہیں؟

ج : وہ جو خود بے حاجت ہو کر دوسروں کی حاجت پورا کرے۔

س : الہ کے کتنے اعتبارات ہیں؟

ج : چار ہیں۔

س : کونسے؟

ج : ذات صفات افعال آثار

س : ان کی تفصیل کیا ہے؟

ج : ذات سے مراد ذات قائم بخود ہونا یعنی اپنے آپ قائم ہو کر

دوسروں کو قائم کرنا۔

صفات سے مراد صفات کاملۃ یعنی حیوۃ، علم، ارادۃ، قدرت، سماعت،

بصارت، کلام کو ذاتی طور پر رکھنا۔

افعال یعنی اپنی ذاتی قوت سے ہر کام کرنا

آثار یعنی اپنی قوت واقتدار کی نشانیاں رکھنا۔ ساری کائنات اور اس میں جو کچھ ہے۔ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اس لئے اس کو آثار کہتے ہیں۔

س : مشرکین نے کس کو الٰہ ٹھہرایا تھا اور ٹھہراتے ہیں؟

ج : اصنام اور اوثان ۔ یعنی اللہ کے علاوہ خلق ہی کو الٰہ ٹھہرایا تھا اور اب بھی ٹھہراتے ہیں۔

س : اصنام اور اوثان کس کو کہتے ہیں؟

ج : اصنام صنم کی جمع ہے۔ یعنی وہ صورت و مورت جس کی پرستش کی جائے صنم کہلاتی ہے۔ جیسے بت وغیرہ۔

وثن کہتے ہیں وہ شکل جس کی پرستش کی جائے جیسے صلیب وغیرہ۔

س : لا کس چیز کی نفی کرتا ہے اور اِلاَّ کس کا اثبات کرتا ہے؟

ج : لا خلق کے الٰہ ہونے کا انکار کرتا ہے۔ اور اِلاَّ اللہ ہی کے الٰہ ہونے کا اثبات کرتا ہے۔

س : لا کونسا لائے نفی ہے ؟

ج : لا ای شی الہ الا اللہ یہ لا ذاتِ شیئ سے وصفِ الوہیت کو ذاتاً نفی کرتا ہے۔

اس معنی سے لا کی خبر مخدوف ماننے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے کلمہ کا صحیح معنی بلا کسی تأویل کے کھل جاتا ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ اس کو اگر لائے نفی جنس

مانا جائے تو پہلے جنس الہ کو ماننا پڑیگا۔

س : ہمیں کلمہ میں دعوت کاہیکی ہے ؟

ج : تسلیم وتصدیق کی۔

س : ترغیب کس چیز کی ہے ؟

ج : تحقیق وادراک کی۔

س : اس کی جزاء ؟

ج : یافت وشہود

س : کہاں؟

ج : اسی عالم میں

س : کلمہ طیبہ ملا کس سے

ج : رسول اللہ سے

س : کونسے رسول سے؟

ج : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

س : کلمہ کا خلاصہ کیا ہے ؟

ج : اللہ کو الٰہ ماننا۔

س : اللہ کو الٰہ مانا گیا تو کیا اللہ بھی ملیگا؟

ج : ہاں اللہ بھی ملیگا۔

س : کیسے؟

ج : تحقیق سے۔

س : تحقیق کیسے؟

ج : جیسے صحابہ نے بعدِ تسلیم وتصدیق سوالِ قرب کیا جس کے جواب میں قرب واقربیت الٰہیہ ملی پس اسی طرح خدائے تعالیٰ بھی ملیگا۔

س : اب کس طرح ملیگا وہ زمانہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا؟

ج : اب بھی ملیگا اگر مقربین سے حاصل کریں۔

س : مقربین کون؟

ج : وہ جو اولیاء عارفین ہیں۔ انسے اگر پوچھیں تو ضرور حاصل ہوگا۔

س : آپ کون ہیں ؟

ج : (جواب مقلِّدانہ) عبداللہ یعنی اللہ کا بنایا۔

س : کیسے بنایا؟

ج : قدرت سے۔

س : اس کا راز کیا ہے ؟

ج : معلوم نہیں۔

س : آپ کیا ہیں؟

ج : (جواب محققانہ)

معلوم الٰہی۔ علم حق میں کمالِ علم حق کی صورت ہیں۔اس کی تمثیل جیسے نقاش کے ذہن میں نقوش یا کاتب کے علم میں حروف۔

س : آپ کا ظہور کیسے ہوا؟ یعنی کیسے بنے؟ یا پیدا ہوئے؟

ج : وجود و نورِ حق کے پرتو سے۔ اس کے تمثیل جیسے سیاہی سے حروف بنتے ہیں۔ اور ظاہر ہوتے ہیں۔

س : وجود کون ہے؟

ج : اصطلاحِ صوفیہ میں وجود بمعنی ہستیِ حق ہے۔

(یادداشت برائے خلفاء)

طریقۂ تعلیم

پہلے اسلام، ایمان، احسان، امتیازِ اسلام وایمان، کلمۂ طیبہ، معنیٰ ترکیب خلاصہ کے طور پر، احسان کی تعلیم، وجود ایک ذات دوخود شناشی حق شناشی کے سلسلۂ، اسماء وصفاتِ حق وخلق امتیاز ارتباط علی الترتیب تھوڑے تھوڑے یاد دلائیں، اور اس کا ربط بتلائے جائیں۔

اعتبار معرفت میں حرکت ایک نسبت دو تک لیکر چلیں، اس میں انیت کے اعتبارات اور تفصیل کو حسب فہم طالب تفہیم کریں۔ مناسب موقع کے لحاظ سے ان ہی الفاظ کے ساتھ تشریح کریں۔ اور ذکر وغیرہ کی تلقین اس کو پوچھ لیا کریں۔ یاد ہے یا نہیں۔ الفاظ صحیح ہیں یا نہیں۔

ہر حلقہ میں معارف کی تعلیم کسی روز مقررہ پر دیا کریں۔

(ہدایت برائے سالکین)

اشغال

بعد نماز صبح بعد فاتحہ ایصال ثواب تصور ربط قائم کر کے آنکھ بند کر کے ذکر وشغل دونوں کان کا چند منٹ کریں۔

اس کے بعد فیضان نور الٰہی کا تصور بواسطۂ حضورﷺ ونسبت شیخ اپنے قلب میں جمع کریں۔ اپنی نفی باعتبار وجود کریں۔ اور حق کو موجود تصور کریں۔ اور مصداق حق کو جو کہ بائیں کان میں کہا گیا ہے۔ اس کو مستحضر رکھیں۔ اس میں کوئی خطرات وغیرہ وارد ہوں تو ظہور وتعینات وجود ہی خیال کریں۔

آنچہ آید در دلم غیر تو نیست   یا توی یا بوے تو یا خوے تو

چار کرسی اصطلاحی یعنی میں ہوں   نور پیر

پیر نور مصطفیٰ ہیں ۔ مصطفیٰ نور خدا

بعد اشراق فرصت ہو تو درود شریف پڑھ کر فاتحہ دیں۔ روزانہ کم از کم درود شریف کی تعدا ایک ہزار تک پہنچائی جائے اور شغل ذکر کو جو جاری ہونے کا اعتبار ہے ہر وقت ملحوظ رکھیں۔

(مراقبہ : بعد نماز صبح بعد فاتحہ ایصال ثواب الی سید الکونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم والی مشائخ القادریۃ وچشتیۃ کرنا اول وآخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھنا۔ آنکھ بند کرکے یہ کہنا۔ ''میرا وجود نہیں شیخ کا وجود ہے۔ پھر شیخ کا وجود ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا وجود ہی حق کا وجود ہے۔'' اس کا استحضار رکھ کر ذکر میں مشغول ہوجانا، اگر کچھ وسوسہ آئے تو آنکھ کھول کر فوراً بند کرلینا چاہیے، یہ عمل بعد نماز فجر یا وقت تہجد بہتر ہے۔)

اصطلاحات صوفیۃ

نظر برقدم : (۱) مراقبۂ نظری : حق ظاہر بصورت شئ ٔجس کو مراقبۂ ھوالظاہر بھی کہتے ہیں۔ یہ مراقبہ ہر جگہ چلتے پھرتے کرسکتے ہیں۔ حق ظاہر بصورت شیئ کا ادراک کریں۔ اس مراقبہ کا تعلق اجسام سے ہے۔

(۲) مراقبۂ قلبی : میں نہیں ہوں حق موجود ہے۔ اس کا تعلق قلب سے ہے۔

(۳) مراقبۂ روحی : یہاں نہ صورت ہے نہ میں پن اللہ ہی اللہ ہے۔
حق ہی موجود ہے۔ مخلوق تو معلوم ہے۔

ہوش بردم : پاس انفاس ۔ ذکر قلبی کا خیال رکھنا۔ میں پن اللہ۔ ہی پن اللہ۔

سفر در وطن : علم اللہ کو اپنی حقیقت پہچاننا ای معلوم بن جانا۔ ای تنزلات ستہ ۔ عروج ونزول۔

خلوت در انجمن : سب میں رہ کر سب سے الگ رہنا۔ تشبیہ سے تنزیہ کے طرف متوجہ رہیں (دست بکار دل بیار)۔

(اس عالم فانی سے جدا قبل فنا ہو
لگ جسم سے دل سے ہوا لگ ورنہ دغا ہو۔ (آمر کلیمی شاہ مدظلہ)

پیر کامل کی تربیت چھے مراتب سے ہیں (1) تعلیم (جو سرسری بیان کی جائے)۔
(2) تلقین (دل سے دل تک) (3) القاء (روح سے روح تک) (4) توجہ
(5) تصرف (6) دعا

پارسا : اس کو کہتے ہیں جو نری شریعت پر قائم ہے۔
رند : اس کو کہتے ہیں جو کھلم کھلا طریقت بیان کرے۔
قلندر : اس کو کہتے ہیں جو جامع شریعت و طریقت ہو۔
کشف وجودی : اللہ کے وجود کا کشف ہونا
اس کے لئے ایمان شرط ہے۔
کشف کونی : کائنات عالم کا کشف ہونا۔ اس کو ایمان شرط نہیں۔
الحاد : مرتبۂ خلق کو نفی کرنا۔
زندیق : جو مرتبۂ حق کو نفی کرتے۔
مجذوب : جو صرف اللہ کی دُھن میں بے خودی ہو جائے یہ ادنی درجہ ہے۔
سالک محض : مثلاً ابلس (علم ہے عشق نہیں)
سالک مجذوب : کچھ علم اسرار حاصل کر کے بے خودی ہو جائے۔
مجذوب سالک : جو ذات و صفات کا تمام تر علم حاصل کر کے عینیت سے مست اور
غیرت سے ہوشیار ہو یہ اعلی درجہ ہے۔
سلوک مطلق : تعلیم و تلقین سے ہوتا ہے۔ جسے سلوک انبیائی کہتے ہیں۔
سلوک مقید : ذکر و اذکار سے طے ہوتا ہے۔ جسے سلوک اولیاء کہتے ہیں۔

سبحان اللہ (۳۳) : آنکھ بند کر کے۔ یہ شان تنزیہ
الحمد للہ (۳۳) : آنکھ کھول کے۔ یہ شان تشبیہ
اللہ اکبر (۳۴) : آنکھ بند کر کے اور کھول کے۔ یہ تنزیہ مع التشبیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بری ہے ان چیزوں سے ضد۔ ند، حلول، اتحاد، کمیّۃ، کیفیۃ، تغیر، تبدّل، تجزیۃ، تقسیم، تأثّر۔

ضدّ : مقابل یا مخالف کو کہتے ہیں۔
ند : ہمسری یا مشابہت کو کہتے ہیں۔
حلول : ایک چیز دوسرے چیز میں اترنا۔ جیسا ظرف و مظروف۔ برتن میں پانی۔
اتحاد : دو چیزوں کے گھل مل جانا جیسا دودھ اور شکر
کمیّۃ : عدد
کیفیۃ : اٹھنا بیٹھنا۔ رنگ و شکل۔ حرکت و سکون
تغیر : فی الصفات
تبدّل : فی الذات
تجزیہ : جزء ہونا جیسا ہاتھ پاؤں
تقسیم : تقسیم ہونا۔ جیسا ایک گھڑا پانی کو چھوٹے برتنوں میں بھرانا۔
تأثر : اثر کو قبول کرنا۔ جیسا گرم ہونا، ٹھنڈا ہونا۔

شیخ کامل کے تربیت

۱) تزکیۃ النفس
۲) تصفیۃ القلب
۳) تجلیۃ الروح
۴) تخلیۃ السّر
۵) تملیۃ النور

اجمالا :	لا الہ الا اللہ	محمد رسول اللہ
تفصیلا :	لامعبود الا اللہ	محمد عابد اللہ
	لامقصود الا اللہ	محمد عبد اللہ
	لاموجود الا اللہ	محمد معلوم اللہ
	لامشہود الا اللہ	محمد نور اللہ

کلمۃ کا چار مقام

کلمۃ گو : کلمۃ کہہ
کلمۃ دان : کلمۃ جان
کلمۃ بین : کلمۃ دیکھ
کلمۃ شو : کلمۃ ہو جاؤ

کرامت

اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو کرامت عطا کرتے ہیں۔

وہ چار قسم کی ہیں۔ اسمی فعلی وصفی ذاتی

۱) کرامت اسمی وہ ہے۔ کسی بیماری پر ہاتھ پھیرنے سے شفا ہو جائے۔

۲) کرامت فعلی وہ ہے۔ اللہ کی قوت سے اپنی متعلقین کو دنیا کی قناعت کی روزی دلاتے ہیں۔

اس میں دو قسم ہیں:

۱) ابوالوقت : جو فوراً حاجت روائی ہو۔

۲) ابن الوقت : جو حاجت روائی میں تاخیر ہو۔

۳) کرامت وصفی وہ ہے : کہ ایک معمولی قسم کے انسان کو مقام علم عطا کر دینا۔ یعنی علم و عرفان عطا کر دینا۔

۴) کرامت ذاتی وہ ہے : کہ ایک معمولی قسم کے انسان کو ولیِ کامل بنا دینا۔

مقصد بیعت مقصدِ زندگی

مقصد بیعت : یادِ حق علی الدوام یافت حق

(قال اللہ تعالیٰ واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا)

تبتّل ۔ خلق سے ہٹنا اور حق میں مٹنا)

مقصد زندگی : عبادت وشناخت (ای معرفت)

(قال تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

قال ابن عباسؓ ای لیعرفون

وفی الحدیث القدسی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق)

مصیبتوں کی تین قسم

۱) عتاب کا ۲) تلافی مافات کا ۳) ترقی مدارج کا

عتاب کا علامت۔ مایوسی۔ شکوۃ الی الغیر (اذامسھم الشر فیئوسٌ قنوط. اذا مسہ الشر جزوعا)

علامتِ تلافی مافات کا : صبر و رجوع الی اللہ

علامتِ ترقی مدارج : شکر

تعریفات ذات حق : ہستی ۔ ہی پن۔ صفات کاملہ:اختیار

(ہستی۔ای ذات قدم ہی پن ای وجود عینی)

تعریفات غیر ذات حق : نسیتی نہیں پن صفات ناقصہ،اقتضاء

(نسیتی ای ذات عدم ۔ نیں پن ای وجود عارضی)

صفات ذاتیہ : مثبت ذات غیر

صفات افعالیہ : طالب وجود غیر

مقصد زندگی کی چار اعتبار

ہم دنیا میں آنے کے بعد ہم وجود کو دیکھے اور کائنات عالم کو دیکھے

۱) کائنات عالم کا حق ہم پر کیا ہے؟

جواب : کائنات کا ہر ذرۃ انسان کے ماتحت کر دیا گیا۔

(سخّر لکم مافی السموات ومافی الارض)

۲) کائنات عالم پر ہمارا حق کیا ہے؟

ہم کو چاہیے کہ دنیا کی ہر چیز پر للچائی ہوئی نظر نہ ڈالیں۔ بلکہ شاہانہ نظر ڈالیں اور نفرت کی نظر ڈالیں اور حاسدین کی طرح نظر نہ ڈالیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو یہ چیزیں عطا کرنے پر قادر ہے۔

(له ملک السموات والارض)

۳) ہم دونوں (جن اور انس) کا حق خدا پر کیا ہے؟

جواب : ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور عرفان الٰہی حاصل کریں۔

(وما خلقت الجن والانس الالیعبدون)

۴) خدا پر ہم دونوں کا حق کیا ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ ہم کو پالنے والا ہے اور بہترین مددگار ہیں۔

واللہ خیر الرازقین . وهو خیر النا صرین

سوال : مخلوق کیسا ہوا؟

جواب : حق تعالیٰ کے علم اور ارادۃ سے

سوال : اللہ کہاں ہے؟

جواب : میرے صورت سے ظاہر ہے

سوال : اللہ تعالیٰ اس وقت کیا کر رہا ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ کائنات کا عین ہو کر ان کی اقتضاء کو ظاہر کر رہا ہے۔

طریقۂ ذکر جلی ۔ ہفتہ میں ایک دن اجتماعی طور پر

لااله الا الله-100بار، الا الله-100بار، الله الله -100بار

الله هو هو هو-33بار، یا حی یا قیوم- 33 بار،

محمد ﷺ -100بار،

آخر میں کھڑے ہو کر سلام بیت پڑھنا۔ بعد میں فاتحہ دعا

اوراد روزانہ : پاس انفاس اللہ اللہ - 3000

صلوۃ - 250

استغفار - 125

طریقۂ بیعت

باوضو پیر کے سامنے قعدے کے شکل میں بیٹھ کر پیر کی دامن دونوں ہاتھ میں تھام لے اوران کے الفاظ دہراتے رہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

يَـاَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَنُوْا اتَّـقُوْا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِىْ سَبِيْلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْن

اِنَّ الَّـذِيْـنَ يُبَـايِعُـوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَـاِنَّـمَـا يَـنْـكُـثُ عَلٰى نَفْسِهِ فَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا

اِنَّ الـلّٰـهَ وَمَلاَئِـكَتَـهُ يُـصَـلُّـوْنَ عَـلَـى النَّبِيِّ يَااَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

اَللّٰهُمَّ صَلِّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍوَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَخَطِيْئَةٍ وَاَتُوْبُ اِلَيْـهِ- ۳ بار پڑھیں

توبہ۔توبہ۔توبہ کرتا ہوں میں کفر سے شرک سے نفاق سے ارتداد سے

توبہ کرتا ہوں میں کفر کرنے سے شرک کرنے سے منافق بننے سے بدعات سے اور مرتد بننے سے۔

لا اله الا الله محمد رسول الله

اشهد ان لا اله الاالله و اشهد ان محمد اعبده ورسوله

پیرانِ سلسلہ سلسلۂ قادریہ چشتیہ میں میں آپ کو داخل کرلیا۔آپ کہو میں داخل ہوگیا۔دل وجان سے شیخ فیضی شاہ نوری کے ہاتھ میں

(سوال: کیاتم دل وجان سے داخل ہوگئے)

وعدہ کرتا ہوں میں کہ پنجگانہ نماز پابندی سے ادا کرونگا

اللہ اور رسول کے اوامر نواہی کی پابندی کرونگا

جھوٹ نہیں بولونگا ۔ غیبت نہ کرونگا ۔ چغلی نہ کھاؤنگا۔ شراب نہیں پیونگا۔ چوری نہیں کرونگا۔ زنہ نہ کرونگا۔ داڑھی نہ منڈاؤنگا۔ سینما نہ دیکھونگا۔

میں اپنے جسم کو اللہ کی عبادت کے واسطے دیتا ہوں دے دیا

میں اپنے قلب کو اللہ کی یاد کے واسطے دیتا ہوں دے دیا

میں اپنی روح کو اللہ کے عشق وعرفان کے واسطے دیتا ہوں دے دیا۔

شیخ کی جانب سے جو اسرار الٰہی کہا جاتا ہے وہ غیر سلسلہ سے نہ کہونگا۔

انشاء اللہ تعالیٰ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (بارک اللہ افوض امری الی اللہ)

پھر پاس انفاس کے ذکر میں بٹھا کر دائیں کان میں کہنا (ہی پن میں پن اللہ کا) اور بائیں کان میں کہنا (ہی پن میں پن اللہ)

اضافات

راہ شریعت کا خلاصہ : اثبات معبودین سے بچ کر نفی وجود وصفات سے ہٹ کر اثبات الٰہ واحد میں ثابت رہنا۔

راہ طریقت کا خلاصہ : توجہ بغیر حق سے بچ کر توحدِ ذات وصفات سے ہٹ کر توجہ بحق رکھنا۔

راہ حقیقت کا خلاصہ: اثبات موجودین سے بچ کر عینیت حقیقی غیریت اعتباری سے ہٹ کر اثبات موجود واحد میں ثابت رہنا۔

راہ معرفت کا خلاصہ : نفی اثبات سے بچ کر انفکاک وجود وذات سے ہٹ کر اثبات کا اثبات پر قائم رہنا۔

انا کو پلٹو انا ہی ہے ڈھونڈ ھتے کیا ہو

وہی ھُوَ ہے انا لا اله الا الله (پیر غوثی شاہ سرکارؒ)

عینیت اور غیریت چکی کے دو باٹاں، اللہ اور نبی سے ملنے کے دو باتاں

جب حسن ازل پردۂ امکان میں آیا، بے رنگ ہر رنگ ہر اک شان میں آیا

تو قاب ہے قوسین کا برزخ ہے تو بحرین کا

مالک ہے تو کونین کا تو ہی تو ہے نور قدم

تو خاص حق کا نور ہے تجھ سے جہاں معمور ہے

گر تو نہ ہوتا کچھ نہ تھا تھے دو جہاں شکل عدم

ہے شریعت میں عبادت تن کے ساتھ

اور طریقت میں عبادت من کے ساتھ

درحقیقت ہے عبادت جان سے

معرفت میں دید ہے سبحان سے

تو ملا ان چار کو اک شان میں

رب کہا یوں دیکھ جا قرآن میں

جس نے جیو کو سمجھا سو سمجھا اسے

دل جیو سمجھنے کو آتا کسے

ہے کو اللہ نہیں کوتیں کہتے عدم

درحقیقت ہے سو اللہ نہی سو ہم

سلام

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَاَاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

اَللّٰهُمَّ صَلِّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍوَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

يَاشَفِيْعَ الْوَرٰى سَلَامٌ عَلَيْکَ — يَا نَبِيَّ الْهُدٰى سَلَامٌ عَلَيْکَ

خَاتِمُ الْاَنْبِيَاء سَلَامٌ عَلَيْکَ — سَيِّدُ الْاَصْفيَاء سَلَامٌ عَلَيْکَ

اَحْمَدٌ لَيْسَ مِثْلُکَ اَحَدٌ — مَرْحَبَا مَرْحَبَا سَلَامٌ عَلَيْکَ

وَاجِبٌ حُبُّکَ عَلٰى الْمَخْلُوْقِ — يَا حَبِيْبَ الْعَلٰى سَلَامٌ عَلَيْکَ

اَعْظَمُ الْخَلْقِ اَشْرَفُ الشُّرَفَاء — اَفْضَلُ الْاَذْكِيَا وسَلَامٌ عَلَيْکَ

كُشِفَتْ مِنْکَ ظُلْمَةُ الظُّلَمِ — اَنْتَ بَدْرُ الدُّجٰى سَلَامٌ عَلَيْکَ

طَالِعٌ مِنْکَ كَوْكَبُ الْعِرْفَان — اَنْتَ شَمْسُ الضُّحٰى سَلَامٌ عَلَيْکَ

مَهْبَطُ الْوَحْيِ مَنْزَلُ الْقُرآن — صَاحِبُ الْاِهْتِدٰا سَلَامٌ عَلَيْکَ

اِنَّکَ مَقْصَدِیْ وَمَلْجَائِی — اِنَّکَ مُدَّعٰى سَلَامٌ عَلَيْکَ

مَطْلَبِی يَاحَبِيْبِیْ لَيْسَ سِوَاک — اَنْتَ مَطْلُوْبُنَا سَلَامٌ عَلَيْکَ

سَيِّدِیْ يَاحَبِيْبِیْ مولائی — لَکَ رُوْحِی فِدَا سَلَامٌ عَلَيْکَ

هٰذَا قَوْلُ غُلَامِکَ عشقیؒ — مِنْهُ يَا مُصْطَفٰى سَلَامٌ عَلَيْکَ

سِلسِلة عَالِیة القَادِرِیة

حضرت سیّدنا و شفیعنا محمد رّسول اللہ ﷺ	1
حضرت سیّدنا علیؓ کرّم اللہ وجھہ	2
حضرت سیّدنا حسن البصریؒ رحمۃ اللہ علیہ	3
حضرت سیّدنا حبیب العجمیؒ رحمۃ اللہ علیہ	4
حضرت سیّدنا ابو سلیمان داؤد الطائیؒ رحمۃ اللہ علیہ	5
حضرت سیّدنا ابو المحفوظ المعروف الکرخیؒ رحمۃ اللہ علیہ	6
حضرت سیّدنا ابو الحسن سرّی سقطیؒ رحمۃ اللہ علیہ	7
حضرت سیّدنا جنید البغدادیؒ رحمۃ اللہ علیہ	8
حضرت سیّدنا ابو بکر الشّبلیؒ رحمۃ اللہ علیہ	9
حضرت سیّدنا عبد العزیز سھیل الیمنیؒ رحمۃ اللہ علیہ	10
حضرت سیّدنا ابو الفضل عبد الواحد الیمنیؒ رحمۃ اللہ علیہ	11
حضرت سیّدنا ابو الفرح یوسف الطّرطوسیؒ رحمۃ اللہ علیہ	12
حضرت سیّدنا ابو الحسن علیؒ القرشیؒ الھنکاریؒ رحمۃ اللہ علیہ	13
حضرت سیّدنا ابو سعید بن مبارک المخزومیؒ رحمۃ اللہ علیہ	14
حضرت سیّدنا الشّیخ عبد القادر الجیلانیؒ رحمۃ اللہ علیہ	**15**
حضرت سیّدنا الشّیخ عبد الرزّاق رحمۃ اللہ علیہ	16

17	حَضرَت سَیِّدُنا اَبُو نَصِیرِ رحمۃ اللہ علیہ
18	حَضرَت سَیِّدُنا اَبُو صَالِح رحمۃ اللہ علیہ
19	حَضرَت سَیِّدُنا اَلشَّیخ اَحمَدُ رحمۃ اللہ علیہ
20	حَضرَت سَیِّدُنا مُحَمَّدٌ بِن اَحمَدَ رحمۃ اللہ علیہ
21	حَضرَت سَیِّدُنا نَصِیرُ الدِّینِ رحمۃ اللہ علیہ
22	حَضرَت سَیِّدُنا نُورُ الدِّینِ رحمۃ اللہ علیہ
23	حَضرَت سَیِّدُنا شَاہ عِنَایَۃُ اللہِ رحمۃ اللہ علیہ
24	حَضرَت سَیِّدُنا شُجَاعٌ رحمۃ اللہ علیہ
25	حَضرَت سَیِّدُنا حَاجِی اِسحَاق رحمۃ اللہ علیہ
26	حَضرَت سَیِّدُنا رَاجِی مُحَمَّدٌ رحمۃ اللہ علیہ
27	حَضرَت جُنَیدُ الثَّانِیُّ اَلحُسَینِیُّ اَلسُّهرَوَردِیُّ اَلطَّبَقَاتِیُّ رحمۃ اللہ علیہ
28	حَضرَت سَیِّدُنا شَاہ هِدَایَۃُ اللہِ العَینِیُّ رحمۃ اللہ علیہ
29	حَضرَت اسَیِّدُنا کَمَالُ الدِّینِ اَوَّلُ البُخَارِیّ رحمۃ اللہ علیہ
30	حَضرَت اسَیِّدُنا جَمَالُ الدِّینِ رحمۃ اللہ علیہ
31	حَضرَت سَیِّدُنا مُحَمَّدُ حُسَینٌ شَاہ مِیر رحمۃ اللہ علیہ
32	حَضرَت سَیِّدُنا کَمَالُ الدِّینِ اَلثَّانِیُّ رحمۃ اللہ علیہ
33	حَضرَت سَیِّدُنا عَلَاءُ الدِّینَ رحمۃ اللہ علیہ
34	حَضرَت سَیِّدُنا بُرهَانُ الدِّینِ الحَقَّانِی حَق نُمَا رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا السّلطان محمود اللہ شاہ النّقشبندیؒ رحمۃ اللہ علیہ	35
حضرت سیّدنا کمال اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ	36
حضرت سیّدنا کنز العرفان غوثی شاہ اکبری رحمۃ اللہ علیہ	37
حضرت سیّدنا احمد محی الدّین نوری شاہ رحمۃ اللہ علیہ	38
حضرت سیّدنا شمس العارفین عبد البشیر فیضی شاہ نوری رحمۃ اللہ علیہ	39

سلسلۃ عالیۃ چشتیۃ

#	نام
1	حَضرت سَیّدُنا وَ شَفِیعُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ ﷺ
2	حَضرت سَیّدُنا عَلِیٌّ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہٗ
3	حَضرت سَیّدُنا حَسَنُ الْبَصرِیٌّ رحمۃ اللہ علیہ
4	حَضرت سَیّدُنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَیْدٍ رحمۃ اللہ علیہ
5	حَضرت سَیّدُنا فُضَیْلُ اِبْنُ عِیَاضٍ رحمۃ اللہ علیہ
6	حَضرت سَیّدُنا سُلْطَانُ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اَدْھَمُ اَلْبَلْخِی رحمۃ اللہ علیہ
7	حَضرت سَیّدُنا سَدِیْدُ الدِّیْنِ حُذَیْفَۃُ الْمَرْعَشِی رحمۃ اللہ علیہ
8	حَضرت سَیّدُنا خَوَاجَۃُ اَمِیْنُ الدِّیْنِ اَلْبَصرِی رحمۃ اللہ علیہ
9	حَضرت سَیّدُنا مُمْشَادُ عَلِی اَلدَّیْنُوْرِی رحمۃ اللہ علیہ
10	حَضرت سَیّدُنا خَوَاجَۃُ اِبْرَاھِیْمُ اَبُوْ اِسْحَاقُ اَلشَّامِی رحمۃ اللہ علیہ
11	حَضرت سَیّدُنا قُدْوَۃُ الدِّیْنِ اَبُوْ حَامِدٍ رحمۃ اللہ علیہ
12	حَضرت سَیّدُنا خَوَاجَۃُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ رحمۃ اللہ علیہ
13	حَضرت سَیّدُنا نَاصِرُ الدِّیْنِ اَبُوْ یُوْسُفَ رحمۃ اللہ علیہ
14	حَضرت سَیّدُنا خَوَاجَۃُ قُطْبُ الدِّیْنِ مَوْدُوْدٌ رحمۃ اللہ علیہ
15	حَضرت سَیّدُنا حَاجِی شَرِیْفٌ رحمۃ اللہ علیہ

16	حَضرَت سَیِّدُنا خواجۂ عُثمانُ الھارُونی رحمۃ اللہ علیہ
17	**حَضرَت سَیِّدُنا خواجۂ مُعِینُ الدِّین چِشتی اَجمیری رحمۃ اللہ علیہ**
18	حَضرَت سَیِّدُنا قُطبُ الدِّین بَختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
19	حَضرَت سَیِّدُنا فرِیدُ الدِّین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ
20	حَضرَت سَیِّدُنا نِظامُ الدِّین مَحبُوب اِلٰھی رحمۃ اللہ علیہ
21	حَضرَت سَیِّدُنا نصِیرُ الدِّین چِراغ دَھلوی رحمۃ اللہ علیہ
22	حَضرَت سَیِّدُنا سَیِّد محمّد بَندی نَواز رحمۃ اللہ علیہ
23	حَضرَت سَیِّدُنا جَمالُ الدِّین شاہ مَغرِبی رحمۃ اللہ علیہ
24	حَضرَت سَیِّدُنا کَمالُ الدِّین واحِدُ الاَسرار بِیابانی رحمۃ اللہ علیہ
25	حَضرَت سَیِّدُنا مِیرانجی شَمسُ العُشّاق رحمۃ اللہ علیہ
26	حَضرَت سَیِّدُنا بُرھانُ الدِّین جانَم رحمۃ اللہ علیہ
27	حَضرَت سَیِّدُنا حاجی اِسحاق رحمۃ اللہ علیہ
28	حَضرَت سَیِّدُنا راجی مُحمَّدؒ رحمۃ اللہ علیہ
29	حَضرَت سَیِّدُنا جُنیدُ الثّانیؒ حُسَینی سُھرَوَردی طَبقاتی رحمۃ اللہ علیہ
30	حَضرَت سَیِّدُنا شاہ ھِدایۃُ اللہ عَینی رحمۃ اللہ علیہ
31	حَضرَت سَیِّدُنا کَمالُ الدِّین اَوّل بُخاری رحمۃ اللہ علیہ

32	حَضۡرَتۡ سَیِّدُنَا جَمَالُ الدِّیۡنِ رحمۃ اللہ علیہ
33	حَضۡرَتۡ سَیِّدُنَا مُحَمَّدۡ حُسَیۡنۡ شَاہ مِیۡرۡ رحمۃ اللہ علیہ
34	حَضۡرَتۡ سَیِّدُنَا کَمَالُ الدِّیۡنِ اَلثَّانِیۡ رحمۃ اللہ علیہ
35	حَضۡرَتۡ سَیِّدُنَا عَلَاءُ الدِّیۡنَ رحمۃ اللہ علیہ
36	حَضۡرَتۡ سَیِّدُنَا بُرۡھَانُ الدِّیۡنِ الۡحَقَّانِّیۡ حَقۡ نُمَا رحمۃ اللہ علیہ
37	حَضۡرَتۡ سَیِّدُنَا السُّلۡطَان مَحۡمُوۡدُ اللہِ شَاہ اَلنَّقۡشَبَنۡدِیۡ رحمۃ اللہ علیہ
38	حَضۡرَتۡ سَیِّدُنَا کَمَالُ اللہِ شَاہ رحمۃ اللہ علیہ
39	حَضۡرَتۡ سَیِّدُنَا کَنۡزُ الۡعِرۡفَانِ غَوۡثِیۡ شَاہ اَکۡبَرِیۡ رحمۃ اللہ علیہ
40	حَضۡرَتۡ سَیِّدُنَا اَحۡمَدۡ مُحۡیِ الدِّیۡنَ نُوۡرِیۡ شَاہ رحمۃ اللہ علیہ
41	حَضۡرَتۡ سَیِّدُنَا شَمۡسُ الۡعَارِفِیۡنَ عَبۡدُ الۡبَشِیۡرِ فَیۡضِیۡ شَاہ نُوۡرِیۡ رحمۃ اللہ علیہ